WED.12.Feb.2025
VOLUME:20 NO:39
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 :قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز بدھ 12/فروری 2025
جلد:20 شمارہ: 39
13/شعبان المعظم 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

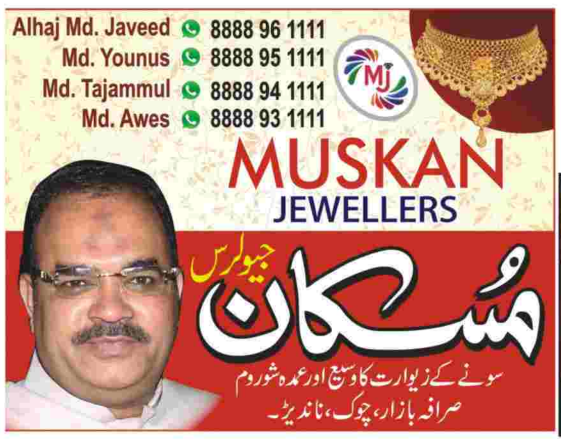

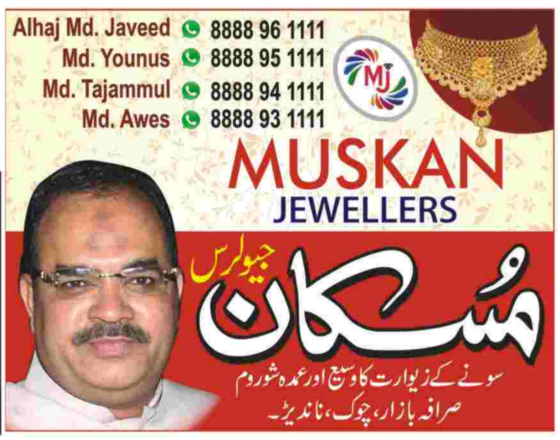

پنجاب میں ایسا ماڈل بنائیں گے جسے پورا ملک دیکھے گا

کیجریوال سے ملاقات کے بعد بھگونت مان کا دعویٰ

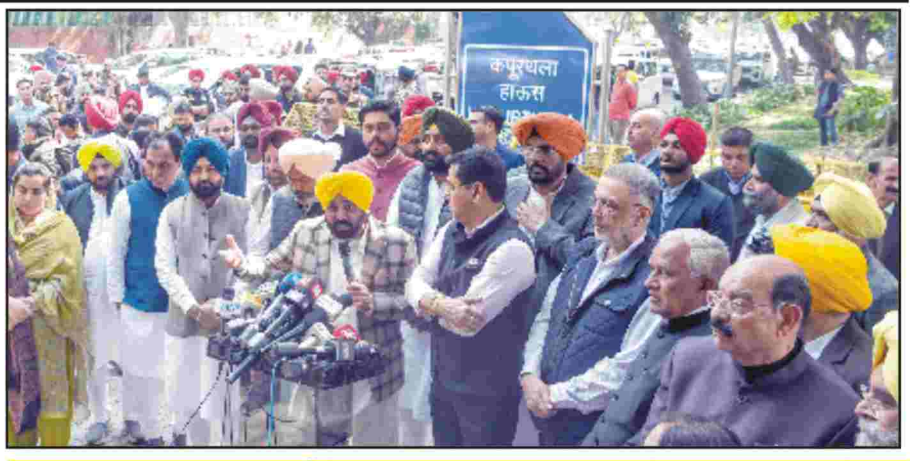

نئی دہلی کے کپورتھلہ ہاؤس میں اروند کیجریوال سے ملاقات کے بعد پنجاب کے وزیراعلیٰ بھگونت مان میڈیا سے بات کرتے ہوئے۔

نئی دہلی: پنجاب کے وزیراعلیٰ بھگونت مان نے کہا ہے کہ وہ پنجاب کو ایک ایسا ماڈل ریاست بنائیں گے جسے پورا ملک دیکھے گا۔ ان کا یہ بیان دہلی میں ایک اہم ملاقات کے بعد آیا، جس میں وہ اور پنجاب کے دیگر رہنماؤں نے عام آدمی پارٹی (عآپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال اور نائب وزیراعلیٰ منیش سسودیا سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران کیجریوال اور سسودیا نے پنجاب کے رہنماؤں کی دہلی انتخابات میں محنت کو سراہا اور انہیں شکریہ کہا۔ بھگونت مان نے کہا کہ پنجاب حکومت نے بجلی، تعلیم، صحت اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں عوام کے مفاد میں کئی اقدامات کیے ہیں اور وہ ان اقدامات میں مزید تیزی لانے کے لیے کوشاں ہیں۔ بھگونت مان نے مزید کہا کہ دہلی کے تجربات کو پنجاب میں اپنانا ہوگا اور عوامی بہبود کے لیے پنجاب کو ایک جدید ماڈل بنانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ عوامی مفاد کے کاموں پر توجہ مرکوز رکھی جائے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے دل جیتے جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف بڑی کمپنیاں جیسے ٹاٹا اسٹیل اور گراسیم پنجاب میں سرمایہ کاری کرنے شروع ہو چکی ہیں، جو پنجاب کی ترقی کی علامت ہے۔ کئی اپوزیشن رہنماؤں نے الزام لگایا کہ پنجاب میں حکومت کے فیصلے دہلی سے لیے جا رہے ہیں اور اروند کیجریوال پنجاب کے وزیراعلیٰ بھگونت مان کو ہٹانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ تاہم، بھگونت مان نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی نے پنجاب میں کام کرنے کی ذمہ داری انہیں سونپی ہے اور وہ کبھی بھی اس سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ بھگونت مان نے کہا کہ پنجاب کی حکومت کو کسی بھی بحران یا انقلابی صورتحال کا سامنا نہیں ہے اور پارٹی کے تمام اراکین ایک ساتھ ہیں۔ اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے پنجاب میں حکومت کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت مضبوط ہے اور پنجاب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پنجاب کے لوگ خود فیصلہ کریں گے اور پارٹی کے اندر کوئی بھی انتشار یا کشمکش نہیں ہے۔ اس ملاقات کا مقصد پنجاب میں ہونے والی آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاری اور 2027 میں کامیابی کے لیے حکمت عملی تیار کرنا تھا۔

ممبئی: قتل کی واردات کو تبلیغی اجتماع سے جوڑنے کی سازش بے نقاب

تفتیشی افسر نے حقیقت بیانی سے کام لیا واردات کا ایک ملزم ناگپاڑہ سے گرفتار

ممبئی: 11/فروری (ایجنسیز) ممبئی سے مضافات نئی ممبئی کے کھارگر علاقہ میں تبلیغی اجتماع کے دوران کھارگر میں موٹر سائیکل تصادم کے دوران قتل کی واردات کی آڑ میں اجتماع کو بدنام کرنے کی سازش بے نقاب کرتے ہوئے تفتیشی افسر نے حقیقت بیانی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ مذکورہ واقعہ میں مقتول ایک آئی کمپنی میں برسرروزگر شیوکمار روشن لال شرما نے ملزمین کے ساتھ پہلے بدسلوکی کی تھی اور تکرار نے سنگین صورتحال اختیار کر لی، جبکہ ایک ملزم ناگپاڑہ سے گرفتار کرلیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ موٹر سائیکل تصادم کے دوران ایک آئی کمپنی میں برسرروزگر شیوکمار روشن لال شرما نامی شخص کی موت کے معاملے میں ملوث دو افراد سے لفظی تکرار ہوئی تھی، جس کے بعد اقلیتی فرقے سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں نے مبینہ طور پر شرما کو ہیلمٹ سے زدوکوب کیا تھا بعد میں اسکی موت واقع ہو گئی تھی۔ اس تعلق سے فرقہ پرست تنظیموں نے اس واقعہ کو کھارگھر میں ہوئے اجتماع سے جوڑنے کی کوشش کی لیکن جو حقائق سامنے آئے ہے اسکے مطابق ملزمین کی لفظی تکرار کے بعد متوفی نے ملزمین کے چہرے پر تھوکا تھا جس کے بعد معاملے نے سنگین صورتحال اختیار کرلیا۔ آج پولیس نے اس معاملے میں ایک نوجوان کو ناگپاڑہ سے گرفتار کیا ہے، تفتیش سے جڑے افسر نے نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بتلایا کہ شرما نے ملزمین پر تھوکنے کے بعد انھیں لات سے مارا تھا اس کے بعد ملزمین نے اپنا ہیلمیٹ اتار کر مارا۔ تفصیلات کے مطابق اس واقعہ میں گرفتار ملزم کی شناخت ریحان شیخ (20) کے نام سے کی گئی ہے جبکہ مطلوب ملزم کی شناخت فیضان شیخ (20) کے نام سے ہوئی ہے۔ بالترتیب ناگپاڑہ اور آگری پاڑہ ہے جس میں پولیس ریحان کو روکنے میں کامیاب ہوگئی تھی اور فیضان فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا تھا، ان دونوں نے ڈلیوری بوائز کی حیثیت سے کام کیا۔ پولیس کے مطابق آئی ٹی پروفیشنل شیوکمار روشن لال شرما (45) 3 فروری کو رات تقریباً 30.8 بجے اوورٹیکنگ پر جھگڑے کے بعد ہلاک ہوگیا تھا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کا تجزیہ کرنے اور عینی شاہدین کے بیانات ریکارڈ کرنے کے بعد، ہمیں پتہ چلا ہے کہ واقعہ کے دن شرما نے اوورٹیک ملزم کو دوبارہ آگے بڑھانے دیا اور اوورٹیک کرتے وقت اس نے ان پر تھوک دیا جس سے دونوں مشتعل ہو گئے۔ شرما نے ملزم کے ساتھ بیل پاڑا اور اتسو چوک کے درمیان روک کر بحث شروع کر دی جس کے بعد شرما اور ملزمین کے درمیان جھگڑا شروع ہوگیا۔ شرما کو اس کے سر پر کئی بار ہیلمیٹ سے مارا گیا“ واضح رہے کہ کھارگھر میں سہ روزہ اجتماع 31 جنوری کو شروع ہوا اور 2، فروری کو ختم ہوگیا تھا۔ جبکہ شرپسندوں نے اس معاملہ کو اجتماع سے جوڑنے کی کوشش کی تھی، دونوں ملزمین سامان ڈلیوری کرتے ہیں۔

بجٹ بڑے صنعتکاروں کے مقاصد کے حصول کیلئے تیار کیا گیا

بجٹ پیش کرنے میں ترقی کا کوئی مقصد نہیں، کسانوں کی آمدنی بڑھانے کیلئے کوئی روڈمیاپ نہیں: اکھلیش یادو

نئی دہلی: لوک سبھا میں اپوزیشن اراکین نے بجٹ کو بڑے صنعت کاروں کے مفادات کی خدمت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں عام لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ لوک سبھا میں سماج وادی پارٹی کے اکھلیش یادو نے بجٹ پر تیسرے دن کی بحث شروع کرتے ہوئے کہا کہ بجٹ 2025-26 کے ہدف کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے اور کہا کہ یہ بجٹ بڑے لوگوں اور بڑے صنعت کاروں کے مفاد میں ہے۔ اس میں ترقی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ حکومت نے 2047 تک ملک کو ترقی دینے کا ہدف مقرر کیا ہے لیکن اس بجٹ میں اس ہدف کو حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ کامیاب بجٹ صرف چند لوگوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے نہیں بنایا جانا چاہیے بلکہ اس میں سب کے مفادات کی عکاسی ہونی چاہیے۔ یادو نے کہا کہ کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کیلئے بجٹ میں کوئی روڈ میپ نہیں پیش کیا گیا ہے۔ کسانوں کو کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی گارنٹی نہیں مل رہی ہے، جبکہ کئی کسان اس لڑائی میں اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ حکومت سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات کو نافذ کرنے کے دعوے ہی کرتی ہے لیکن اسے نافذ نہیں کرتی۔ اس بجٹ میں پھلوں اور سبزیوں کیلئے کچھ نہیں ہے۔ زرعی شعبے میں تحقیق کیلئے کوئی انتظامات نہیں کیے گئے ہیں۔ حکومت نے فصل بیمہ اسکیم کے حوالے سے بہت تشہیر کی ہے، لیکن جب دعوے پورے کرنے کی بات آتی ہے تو کسانوں کو کچھ نہیں دیا جاتا۔ حکومت بڑے صنعت کاروں کے قرضے معاف کر دیتی ہے لیکن کسانوں کے قرضے معاف نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کے زیر استعمال اشیاء پر کوئی جی ایس ٹی نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مہاکمبھ میں لوگوں کو پریشانی کا سامنا ہے، ہر شخص ٹریفک جام میں پھنسا ہوا ہے جبکہ پوری انتظامیہ ٹریفک جام کو صاف کرنے میں مصروف ہے۔ حکومت چاند تک پہنچنے کی بات کرتی ہے لیکن جب زمین ہی نہیں ہے تو چاند تک پہنچنے کا کیا فائدہ۔ ڈیجیٹل کمبھ کی بات ہو رہی ہے، لیکن وہاں بھگدڑ میں مارے جانے والوں کی تعداد ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے۔ ڈیجیٹل گرفتاری کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، لیکن حکومت صرف ڈیجیٹل انڈیا کی بات کرتی رہتی ہے۔ ایس پی کے لیڈر نے کہا کہ حکومت نے ایس ایم ایس ای کیلئے بجٹ میں کوئی بندوبست نہیں کیا ہے حالانکہ وہ 11 کروڑ لوگوں کو ایس ایم ایس ای روزگار فراہم کرتی ہے۔ یہ ملک میں سب سے زیادہ روزگار ہے، لیکن ایسے لوگوں کیلئے بجٹ میں کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔ ایس ایم ایس ای کو حکومت سے کوئی فائدہ نہیں مل رہا ہے، لیکن انہیں یقین ہے کہ حکومت ایس ایم ایس ای کیلئے ضروری اقدامات کرے گی۔ بجٹ میں تمام لوگوں کی ترقی کیلئے انتظامات ہونا چاہیے لیکن اس بجٹ میں کچھ نہیں کیا گیا ہے۔ اتر پردیش میں حکومت لوگوں کو آوارہ جانوروں سے نجات دلانے میں ناکام ہے جبکہ اس کی وجہ سے آئے روز واقعات ہو رہے ہیں۔ حکومت آسمان چھوتی مہنگائی کو نہیں روک سکی اور کمپنیوں سے بھتہ وصول کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی کی ہیما مالنی نے خواتین کی بہتری کیلئے وزیراعظم نریندر مودی کے کام کی تعریف کی اور کہا کہ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن اپنا آٹھواں بجٹ پیش کر رہی ہیں۔ حکومت تیز رفتاری سے کام کر رہی ہے اور ان کے پارلیمانی حلقے میں ترقیاتی کاموں کو بھی فروغ دے رہی ہے۔ وزیر خزانہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ملک کی معاشی ترقی میں خواتین کی شرکت بڑھنی چاہیے۔ تمام سرکاری سکولوں میں براڈ بینڈ کنیکٹیویٹی کو اہم قرار دیتے ہوئے انہوں نے صحت کے شعبے میں حکومت کے کام کی تعریف کی اور کہا کہ ہر ہیڈ کوارٹر میں کینسر سنٹر کھولنا ایک غیر معمولی فیصلہ ہے۔ انکم ٹیکس میں اب تک کی سب سے بڑی چھوٹ کا اعلان کیا گیا ہے اور اس اعلان کا متوسط[؟][؟] طبقے پر بہت مثبت اثر پڑا ہے۔ انہوں نے مہاکمبھ کے کامیاب انعقاد کے لئے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کیا۔

راہول گاندھی کیخلاف ہتک عزت مقدمہ کی اگلی سماعت 24 فروری کو ہوگی

سلطان پور (اترپردیش): لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور رائے بریلی کے رکن پارلیمنٹ راہول گاندھی کے خلاف ہتک عزت کے مقدمے میں منگل کو ایم پی/ایم ایل اے کی خصوصی عدالت میں سماعت ہوئی۔ شکایت کنندہ وجے مشرا کے وکیل سنتوش کمار پانڈے نے کہا کہ اب 24 فروری کو عدالت اس کیس کی سماعت کرے گی جہاں گواہ سے جرح کی جائے گی۔ کوتوالی دیہات میں ہنومان گنج کے رہائشی اور بی جے پی لیڈر وجے مشرا نے سال 2018 میں ایم پی/ایم ایل اے کی عدالت میں راہول گاندھی کے خلاف ہار کی شکایت درج کروائی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ 2018 میں کرناٹک انتخابات کے دوران راہول گاندھی نے ناشائستہ ریمارکس کیے تھے جس سے انہیں تکلیف ہوئی تھی۔ اس معاملے میں عدالت میں پانچ سال طویل عمل ہوا۔ جب راہول گاندھی پیش نہیں ہوئے تو دسمبر 2023 میں اس وقت کے جج نے وارنٹ جاری کرتے ہوئے انہیں طلب کیا۔ اس کے بعد راہول گاندھی فروری 2024 میں عدالت میں پیش ہوئے۔ اسپیشل مجسٹریٹ نے انہیں 25 ہزار کی دو ضمانتوں پر ضمانت دی تھی۔ 26 جولائی کو راہول گاندھی عدالت میں اپنا بیان ریکارڈ کرنے آئے تھے۔

’ای وی ایم کا ڈیٹا ڈیلیٹ نہ کیا جائے‘، سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو دیا حکم

نئی دہلی: 11/فروری (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے منگل (11 فروری) کو ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے حکم دیا کہ انتخاب کے بعد الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) کا ڈیٹا ڈیلیٹ نہ کیا جائے۔ ساتھ ہی عدالت نے الیکشن کمیشن سے سوال کیا کہ انتخابات کے بعد ای وی ایم کا ڈیٹا کیسے محفوظ رکھا جاتا ہے اور اس کا طریقۂ کار کیا ہوتا ہے۔ عدالت نے حکم دیا کہ فی الحال ای وی ایم سے کوئی بھی ڈیٹا ڈیلیٹ نہ کیا جائے اور نہ ہی اس میں کوئی نیا ڈیٹا ڈالا جائے۔ چیف جسٹس (سی جے آئی) سنجیو کھنہ کی صدارت والی بنچ نے الیکشن کمیشن سے سوال کیا کہ انتخابات کے بعد ای وی ایم کی میموری اور مائیکرو کنٹرولر کو برن کرنے کا طریقۂ کار کیا ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے آگے کہا کہ اس میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے۔ اگر انتخاب میں شکست کھانے والے امیدوار کو شبہ ہو کہ ای وی ایم کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ہوسکتی ہے تو انجینئر سے واضح کیا جا سکتا ہے کہ ای وی ایم میں چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے یا نہیں۔ قابل ذکر ہے کہ عدالت عظمیٰ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر)، ہریانہ اور کانگریس لیڈران کی ایک جماعت کی جانب سے دائر کی گئی عرضیوں پر سماعت کر رہی تھی۔ عرضیوں میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ الیکشن کمیشن ای وی ایم کے برن کیے گئے مائیکرو کنٹرولر میموری کی جانچ کروائے اور یہ یقینی بنایا جائے کہ ای وی ایم میں کسی قسم کی کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی۔ اس معاملے پر اگلی سماعت 3 مارچ سے شروع ہوگی۔

کانگریس کے ساتھی کھلاڑی رن آؤٹ: شیوسینا ایم پی

نئی دہلی: شیوسینا کے ایم پی شری کانت شندے نے، اپوزیشن اتحاد انڈین نیشنل ڈیولپمنٹل انکلوسیو الائنس (انڈیا) کی جزوی جماعتوں کے مبینہ باہمی جھگڑے کا حوالہ دیتے ہوئے، منگل کو لوک سبھا میں دعویٰ کیا کہ کرکٹ ٹیم میں انڈیا الائنس کانگریس ایک بلے باز ہے جو اپنے ساتھی کھلاڑیوں کو رن آؤٹ کر رہا ہے۔ ایوان میں بجٹ پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت میں رام مندر تعمیر کیا گیا، جموں و کشمیر سے آرٹیکل 370 ہٹا دیا گیا اور دہلی میں عام آدمی پارٹی کو شکست ہوئی اور اب یکساں سول کوڈ بھی آئے گا۔ شنڈے نے پریاگ راج مہاکمبھ تقریب میں مبینہ افراتفری پر اپوزیشن جماعتوں کے حملوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ خوف سے ڈبکی لے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب لوگ متحد ہو رہے ہیں اس لیے یہ حکومت تیسری بار وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں قائم ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسی پیدائش میں آرٹیکل 370 کو ہٹا دیا گیا، رام مندر بنایا گیا اور عام آدمی پارٹی دہلی میں ہار گئی اور اب ملک میں یکساں سول کوڈ آئے گا۔ شنڈے نے طنزیہ انداز میں کہا انڈیا الائنس ایک کرکٹ ٹیم ہے جس میں کانگریس ایک بلے باز ہے جو سب کو رن آؤٹ کر رہی ہے۔ بجٹ کی تعریف کرتے ہوئے شندے نے کہا کہ اگر مودی جی کو ٹیم انڈیا کا کپتان کہا جاتا ہے تو نرملا سیتارامن جی کو جیتنے والا آل راؤنڈر کہا جا سکتا ہے۔ اپوزیشن کے کچھ ارکان نے بجٹ پر تنقید کی۔ تورا، میگھالیہ سے تعلق رکھنے والے کانگریس کے رکن ایس اے سنگما نے حال ہی میں امریکہ کے ذریعہ غیر قانونی ہندوستانیوں کی ملک بدری کا مسئلہ اٹھایا اور کہا کہ جب لوگ ملازمت کی تلاش میں غیر قانونی طور پر کسی دوسرے ملک جانا چاہتے ہیں تو ایسے بجٹ کا استعمال کیا ہوتا ہے۔

امریکہ میں سکّوں کی ڈھلائی بند کرنے کا فیصلہ، ڈونلڈ ٹرمپ کا ایک اور بڑا قدم

واشنگٹن: (ایجنسیز) امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ آئے دن نئے نئے فیصلے لے کر امریکہ کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کو حیران کر رہے ہیں۔ اب ڈونلڈ ٹرمپ نے نئے سکّوں کی ڈھلائی، یعنی سکّہ سازی روکنے کا فیصلہ لیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے محکمہ خزانہ کو حکم دیا ہے کہ اب نئے سکّوں کی ڈھلائی نہ کی جائے۔ اس کے پیچھے ان کی دلیل یہ ہے کہ سکّے تیار کرنے کا خرچ اس کی اصل قیمت سے بھی زیادہ ہے، جس کی وجہ سے غیر ضروری سرکاری اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آیئے ذیل میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ نئے سکّوں کی ڈھلائی پر پابندی کی اصل وجہ کیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ کے اپنے ہینڈل پر اس حوالے سے ایک پوسٹ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”ایک عرصے سے امریکہ سکے بنا رہا ہے۔ لیکن اس کا خرچ 2 سینٹ سے بھی زیادہ پڑتا ہے۔ یہ بہت بیکار ہے۔ میں نے امریکی محکمہ خزانہ سے نئے سکّوں کی ڈھلائی روکنے کی ہدایت دی ہے۔“ ٹرمپ کے بیان سے واضح ہو گیا کہ وہ سکے کی ڈھلائی میں ہونے والے سرکاری خرچ میں کمی کرنا چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں ٹرمپ انتظامیہ وفاقی ملازمین کی تعداد میں بھی کمی لانے کا منصوبہ بنا رہی ہے، جس سے سرکاری اخراجات میں مزید کمی کی جا سکے۔ ٹرمپ کا خیال ہے کہ حکومت کے بجٹ کا ایک بھی پیسہ غیر ضروری اخراجات پر صرف نہیں ہونا چاہیے۔ اگر امریکی سکّوں کی تاریخ کی بات کی جائے تو یہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ امریکی ٹکسال۔ 1792 میں قائم ہونے کے بعد یہ پہلے بنائے گئے سکّوں میں سے ایک تھا۔ شروعات میں یہ 100 فیصد تانبا (کاپر) کا بنا ہوتا تھا اور سائز میں بھی بڑا ہوتا تھا، لیکن اب اس کی سائز چھوٹی ہو کر صرف تین چوتھائی رہ گئی ہے۔ آج یہ سکہ 97.5 فیصد جنک سے بنا ہوتا ہے جس پر کاپر کی کوٹنگ ہوتی ہے۔ 1943 میں دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکی حکومت کو تانبے کی ضرورت ہتھیاروں کے لیے تھی اس لیے اس سال پینی کو اسٹیل اور جنک کی کوٹنگ سے بنایا گیا۔ امریکی ٹکسال جسے کانگریس کی جانب سے سکے کی ڈھلائی کا اختیار دیا گیا ہے، فلاڈیلفیا اور ڈینور میں سکے تیار کرتا ہے۔ یہ اب بھی امریکہ میں سب سے زیادہ سکہ بنانے والا ہے۔ 2024 کے نیویارک ٹائمز میگزین کے مطابق، ایک اندازے کے مطابق 240 ارب سکے ابھی بھی سرکولیشن میں ہیں۔ 2024 میں کل 3.2 ارب سکے بنائے گئے جو امریکہ میں سال بھر میں بنی سبھی 5.61 ارب سکوں کا 57 فیصد حصہ تھا۔

’آر ایس ایس نظریات پر ٹیکس دہندگان کا پیسہ کیوں برباد ہو؟

ڈی ایم کے کو سنسکرت پر اعتراض

نئی دہلی: 11/فروری (ایجنسیز) آج لوک سبھا میں ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ دیاندھی مارن اس بات پر اعتراض ظاہر کیا کہ ایوان زیریں کی کارروائی کا ترجمہ سنسکرت زبان میں بھی کیا جائے گا۔ انھوں نے اس پیش رفت کو آر ایس ایس نظریات کو فروغ دینے والا بتایا اور سوال کیا کہ آر ایس ایس نظریات پر ٹیکس دہندگان کا پیسہ کیوں برباد ہو؟ حالانکہ لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے اس تبصرہ پر انھیں پھٹکار لگا دی۔ دراصل لوک سبھا کارروائی کا ترجمہ ہندی اور انگریزی سمیت 10 علاقائی زبانوں میں کیا جاتا ہے۔ اب اس میں مزید 6 زبانیں جوڑنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جب لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے اس تعلق سے اعلان کیا تو ڈی ایم کے اراکین نے نعرہ بازی شروع کر دی۔ اس ہنگامہ کو دیکھتے ہوئے اسپیکر نے دیاندھی مارن سے سوال کیا کہ آخر ان کا مسئلہ کیا ہے؟ اس پر دیاندھی مارن نے کہا کہ وہ سرکاری ریاستی زبانوں کے ایک ساتھ ترجمہ کا استقبال کرتے ہیں، لیکن انھیں سنسکرت زبان کے ترجمہ پر اعتراض ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ یہ بات چیت والی زبان نہیں ہے۔ انھوں نے 2011 کی مردم شماری سروے کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ صرف 73 ہزار افراد ہی سنسکرت بولتے ہیں۔ یہ تفصیل پیش کرنے کے بعد انھوں نے یہ سوال بھی داغ دیا کہ ”آر ایس ایس کے نظریات کے سبب ٹیکس دہندگان کا پیسہ کیوں برباد کیا جانا چاہیے!“ ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ دیاندھی مارن کے ذریعہ لوک سبھا کارروائی کا ترجمہ سنسکرت زبان میں کیے جانے پر اعتراض سے اسپیکر اوم برلا ناراض ہو گئے۔ انھوں نے دیاندھی مارن کو پھٹکار لگائی اور اعتراض کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ ”آپ کس ملک میں رہ رہے ہیں؟ یہ ہندوستان ہے اور اس کی پرائمری زبان سنسکرت رہی ہے۔ میں نے 22 زبانوں کی بات کی، تنہا سنسکرت کی نہیں۔ آپ کو سنسکرت پر اعتراض کیوں ہے؟ پارلیمنٹ میں 22 منظور شدہ زبانیں ہیں۔ ہندی کے ساتھ ساتھ سنسکرت زبان میں بھی ایک ساتھ ترجمہ ہوگا۔“ وقفہ سوالات ختم ہونے کے فوراً بعد لوک سبھا اوم برلا نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ اب بوڈو، ڈوگری، میتھلی، منی پوری، سنسکرت اور اردو زبان میں ایوان کی کارروائی کا ترجمہ ہوگا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ دنیا میں ہندوستان کی پارلیمنٹ ہی واحد آئینی ادارہ ہے جہاں ایک ساتھ اتنی زبانوں میں کارروائی کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ انگریزی اور ہندی کے علاوہ آسامیا، بانگلہ، گجراتی، کنڑ، ملیالی، مراٹھی، اڑیہ، پنجابی، تمل اور تیلگو میں بھی ایک ساتھ لوک سبھا کارروائی کی تشریح دستیاب ہے۔

گئوکشی کے شبہ میں موب لنچنگ سے متعلق درخواست سننے سے سپریم کورٹ کا انکار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے گئوکشی کے شبہ میں (موب لنچنگ) ہجومی تشدد سے متعلق ایک درخواست سننے سے انکار کر دیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ وہ پہلے ہی بھیڑ کے تشدد پر تفصیلی احکامات جاری کر چکی ہے اور ملک بھر میں پیش آنے والے ہر واقعے کی نگرانی کرنا اس کا کام نہیں ہے۔ عدالت نے درخواست گزار کو ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ درخواست نیشنل فیڈریشن آف انڈین ویمن (این ایف آئی ڈبلیو) نامی تنظیم نے دائر کی تھی، جس میں ریاستی حکومتوں پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ وہ ہجومی تشدد کے خلاف سخت کارروائی نہیں کر رہیں۔ درخواست میں پولیس کی کارکردگی پر بھی سوال اٹھائے گئے اور کہا گیا کہ ’گئو رکشا‘ کے نام پر ہونے والے تشدد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ درخواست میں آسام، چھتیس گڑھ، تلنگانہ، مہاراشٹر، اوڈیشہ اور بہار میں ہونے والے چند واقعات کا حوالہ دیا گیا تھا۔ این ایف آئی ڈبلیو نے عدالت سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ 2018 کے تحسین پوناوالا بنام حکومت ہند کیس میں دیے گئے اپنے فیصلے کو مکمل طور پر نافذ کرنے کی ہدایت دے۔ درخواست گزار نے کہا کہ ریاستی حکومتیں ہجومی تشدد کی روک تھام میں سنجیدگی نہیں دکھا رہیں اور ایسے واقعات کے باوجود پولیس سخت کارروائی سے گریز کرتی ہے۔ اس معاملے میں حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ وہ ہر ریاست کا جواب نہیں دے سکتے لیکن سپریم کورٹ پہلے ہی ہجومی تشدد پر واضح ہدایات جاری کر چکی ہے۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
12 Feb. 2025

بلراج ساہنی کا سفید محل 'اکرام': جہاں بیٹی کی خودکشی اور بیوی کی موت کا غم انھیں کھا گیا

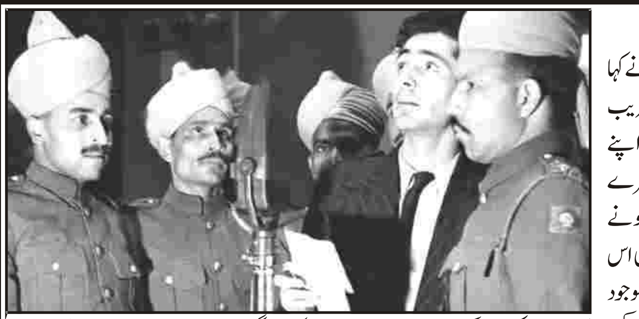

یاسر عثمان

'اس نئے گھر میں یکے بعد دیگرے کئی سانحات رونما ہوئے۔ اور آخر کار میرے والد نے کہا کہ بیٹا تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہم اپنے پہلے چھوٹے گھر میں خوش تھے۔ ایک دوسرے کے قریب تھے۔ آتے جاتے ایک دوسرے سے باتیں کرتے تھے۔ اس بڑے گھر میں سب اپنے اپنے کمروں میں رہتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بہت دور، جڑے رہنے کے بجائے ایک دوسرے سے کٹے ہوئے ہیں۔' پریکشت ساہنی اور ان کے والد فلمسٹار بلراج ساہنی کے درمیان ہونے والے اس مکالمے کے پیچھے پوری ایک کہانی ہے۔ انڈین فلمی ستاروں کے پرتعیش بنگلوں کی اس خصوصی سیریز کی کہانی پچھلی کہانیوں سے آپ کو قدرے مختلف ملے گی۔ اس مضمون میں موجود عالیشان بنگلہ خود ایک کردار ہے، جس کے تعمیر ہونے کے بعد اس اداکار کی زندگی میں بہت کچھ بدل گیا۔ یہ بنگلہ بے مثال مانے جانے والے اداکار بلراج ساہنی کا تھا۔ بلراج ساہنی۔۔۔ وہ اداکار جن کا نام ذہن میں آتے ہی ایک خوبصورت، نرم اور پروقار چہرہ سوچ کے پردے پر ابھرتا ہے۔ ان کا دور تب شروع ہوا جب ملک انگریزوں کے تسلط سے ابھی نیا نیا آزاد ہوا تھا ایسے میں بلراج ساہنی نہ صرف پردے پر اپنے کرداروں کے ذریعے عام آدمی کے دکھ درد اور پریشانیوں کو سامنے لائے بلکہ فلموں سے باہر بھی ان کا اخلاق، انسان دوستی اور سماجی فکر ان کی عوامی زندگی کا اہم حصہ بن کر ساتھ رہی۔ تاہم 60 کی دہائی تک انڈین فلموں کے سپر سٹار بن جانے والے بلراج نے جب اپنا ایک لگژری گھر بنایا تو جیسے ان کی زندگی سے خوشیاں ایک ایک کر کے روٹھنے لگیں۔ یوں تو اس گھر میں متعدد بار فلمی ستاروں کی شاندار محفلیں سجیں مگر یہ رونق اور گھر کی فضائیں ان کے خاندان کو راس نہ آسکیں۔

پاکستان کے علاقے بھیرہ میں پیدائش

بلراج ساہنی 1913 میں بھیرہ میں پیدا ہوئے جو برصغیر کی تقسیم کے بعد پاکستان کے صوبہ پنجاب کا علاقہ بن گیا۔ بلراج کا تعلق وہاں کے ایک خوشحال کاروباری گھرانے سے تھا۔ ادب میں ڈبل ایم اے کرنے کے بعد ان کے اندر کی تخلیقی صلاحتوں اور ملک کے لیے کچھ کرنے کا جنون کھل کر سامنے آیا۔ اپنے والد کے کاروبار سے قطع نظر انھوں نے پہلے گرودیو رابندر ناتھ ٹیگور کے شانتی نکیتن میں پڑھایا اور پھر اپنی بیوی دمیانتی کے ساتھ مہاراشٹر کے شہر وردھا میں گاندھی کے سیوا گرام آشرم میں کام کیا اور وہیں رہائش اختیار کی۔ پھر عالمی جنگ کے دوران وہ واپس لندن چلے گئے، جہاں انھوں نے بی بی سی کی ایسٹرن سروس کے ہندوستانی سیکشن میں ہندی براڈ کاسٹر کے طور پر کام کیا۔ لندن میں رہنے کے دوران ہی وہ روسی سینما اور مارکسزم میں دلچسپی لینے لگے۔ غیر منقسم ہندوستان واپس آنے کے بعد وہ انڈین پیپلز تھیٹر ایسوسی ایشن (IPTA) کے ایک اہم رکن بن گئے اور ملک کے بہترین اداکاروں کی صف میں جگہ بنا لی۔ ایک طرف وہ 'دھرتی کے لال'، 'دو بیگھے زمین'، 'کابلی والا' اور 'گرم ہوا' جیسی سماجی موضوعات پر بننے والی سنجیدہ فلموں میں اپنا آپ منوا چکے تھے وہیں دوسری طرف 'وقت'، 'سنگھرش'، 'انورادھا' اور 'ایک پھول دو مالی' جیسی خالص کمرشل فلموں میں بھی ان کی فطری اداکاری اور ان کے کرداروں نے مداحوں پر بالکل مختلف تاثر چھوڑا۔

ساہنی کے 'اکرام' بنگلے کی تعمیر

بلراج ساہنی نظریاتی طور پر ایک مکمل کامریڈ تھے اور اپنے کمیونسٹ خیالات کی وجہ سے انھیں جیل بھی جانا پڑا۔ اپنی اسیری کے دنوں میں وہ پروڈیوسر کے طور پر کے آصف کی فلم 'ہلچل' کی شوٹنگ کر رہے تھے۔ کے آصف نے حکام سے خصوصی اجازت حاصل کی کہ بلراج شوٹنگ ختم کرنے کے بعد واپس آرتھر روڈ پر واقع جیل چلے جایا کریں گے۔ بلراج ساہنی میتھڈ ایکٹنگ میں گہرا یقین رکھتے تھے۔ انڈین فلمی تاریخ کی سب سے یادگار فلموں میں سے ایک دو بیگھہ زمین میں اپنے کردار کے لیے انھوں نے اپنا آدھے سے زیادہ وزن کم کیا اور ہاتھ سے رکشہ چلانا بھی سیکھا۔ 'کابلی والا' کے کردار کے لیے وہ پٹھانوں کے ساتھ رہنے لگے۔ ان کے قریبی دوستوں میں بہت سے مچھیرے بھی تھے جن کے ساتھ وہ کئی دنوں تک مچھلیاں پکڑنے جاتے اور ان کے ساتھ رہتے۔ 'دس کیپٹل' کے مصنف بلراج ساہنی کمیونسٹ نظریے اور سوشلزم پر یقین رکھتے تھے۔ وہ ایک ایسے شخص تھے جو سماج کے طبقات میں برابری کی بات کرتے، اپنی جڑوں سے جڑے رہتے اور سوشلزم کی 'سادہ زندگی اور اعلیٰ سوچ' کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے۔ سپر سٹار امیتابھ بچن نے پرکشت ساہنی کی کتاب میں بلراج ساہنی کے حوالے سے لکھا کہ جب انھوں (امیتابھ) نے اپنے والد مصنف ہری ونش رائے بچن کو فلم انڈسٹری میں کام کرنے سے متعلق آگاہ کیا تو انھوں نے امیتابھ سے کہا کہ 'فلموں میں کام کرنا ہے تو بلراج ساہنی کی طرح بنو، وہ فلم انڈسٹری میں ہیں لیکن ابھی تک اس کے خمار سے باہر ہیں۔' 1960 کی دہائی کے وسط تک بلراج کا شمار سپر سٹارز میں ہوتا تھا۔ انھوں نے وقت، نونہال، سنگھرش، ہمراز جیسی بڑی اور کامیاب فلموں میں اہم کردار ادا کیے تھے۔ تب ہی ان کے قریبی دوست احباب حتیٰ کہ ان کے سیکرٹری نے ان پر زور ڈالا کہ اب انھیں اپنے لیے ایک بڑا بنگلہ بنوانا چاہیے جو ایک فلم سٹار کی شخصیت اور حیثیت کے ساتھ انصاف کرے۔ اس وقت تک بلراج اپنے خاندان کے ساتھ 'سٹیلا ولا' نامی تین کمروں کے مکان میں رہتے تھے۔ دوستوں کے بار بار اصرار کرنے اور ایک پرتعیش گھر کی چھپی ہوئی خواہش لیے وہ بلراج بنگلہ تعمیر کرنے پر راضی ہو گئے۔ انھوں نے ممبئی کے علاقے جوہو میں اس وقت کے مشہور ہوٹل 'سن اینڈ سینڈ' کے سامنے 15-16 کمروں والے ایک وسیع وعریض اور لگژری گھر کی تعمیر شروع کر دی۔

سوشلزم کے فلسفے اور سادہ زندگی کے برعکس عالیشان گھر

بلراج ساہنی کے بیٹے اور مشہور اداکار پریکشت ساہنی نے اپنے والد پر ایک کتاب 'دی نان کنفارمسٹ: میموریز آف مائی فادر بلراج ساہنی' کے نام سے لکھی۔ اس کتاب میں پریکشت ساہنی لکھتے ہیں 'بہت سے لوگوں نے میرے والد سے کہا کہ اب آپ کو ایک بڑا گھر خرید لینا چاہیے، آپ بڑے سٹار بن گئے ہیں۔' پریکشت اس وقت روس میں زیر تعلیم تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب وہ چھٹیاں گزارنے گھر آئے تو ان کے والد نے بڑے اشتیاق سے انھیں وہ لگژری بنگلہ دکھایا۔ تب تک گھر کا بنیادی ڈھانچہ مکمل ہو چکا تھا۔ اس خوبصورت اور بڑے گھر کو دیکھ کر پریکشت گہری سوچ میں پڑ گئے۔ انھیں لگا کہ یہ محل نما گھر ان کے والد کی شخصیت سے میل نہیں کھاتا۔ پریکشت لکھتے ہیں کہ 'یہ ان کے والد کی زندگی کا سب سے بڑا تضاد تھا۔' انھوں نے اپنے والد سے کہا، 'ابا، آگے کچی بستیاں ہیں غریبوں کی جھونپڑیاں ہیں۔ یہ محلاتی گھر ہمارے فلسفہ زندگی سے مطابقت نہیں رکھتا۔' بلراج ساری زندگی سوشلزم کے اصولوں پر یقین رکھتے تھے۔ پریکشت لکھتے ہیں کہ میں نے کہا کہ گھر کو چھوٹا کر دیں۔ تین چار کمروں سے بڑے گھر کی ضرورت نہیں ہے۔ جس پر بلراج ساہنی سوچ میں پڑ گئے اور پھر کہا بیٹا اب گھر بن گیا ہے۔ انھوں نے اپنے بیٹے پریکشت کے لیے اس گھر میں تین کمروں کا ایک پورا ونگ بنایا تھا جس میں ایک کمرہ پینٹنگ، ایک فوٹو گرافی اور ایک بڑا بیڈروم تھا۔ جم بنانے کے لیے ایک بہت بڑا ٹیرس بھی موجود تھا۔ یہ عالیشان گھر بلراج کے سوشلزم کے فلسفے، سادہ زندگی اور گہری سوچ سے بالکل برعکس تھا۔ پریکشت ساہنی کا کہنا ہے کہ روس میں انھوں نے اس گھر سے متعلق ایک برا خواب دیکھا تھا اور ان کے ذہن میں یہ بات تھی کہ اس گھر میں کوئی ناخوشگوار واقعہ ہونے والا ہے۔ یہ بات انھوں نے اپنی ڈائری میں بھی درج کی تھی۔ آخر کار وہ خوف بھیانک حقیقت بن گیا۔

گھر میں آتے ہی خاندان کا برا وقت شروع

بلراج ساہنی نے سفید رنگ کے محل نما بنگلے کا نام 'اکرام' رکھا جس کا مطلب عزت یا وقار کے ہیں۔ شروع شروع میں اس گھر میں یادگار محفلیں بھی ہوئیں۔ شاعر کیفی اعظمی، شاعر ہریندر ناتھ چٹوپادھیائے، پی سی جوشی جیسے دانشور، وکیل رجنی پٹیل اور فلم انڈسٹری کے بڑے نام ان محفلوں کا حصہ ہوتے تھے۔ لیکن جلد ہی ایسے واقعات رونما ہوئے جس نے سب کچھ تہس نہس کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس گھر میں آتے ہی جیسے ان کا برا وقت شروع ہو گیا۔ پہلی بیوی کی موت کے بعد گھر کے ایک ملازم کی بھی اچانک یہاں موت ہو گئی۔ زندگی میں ایسے کئی واقعات پیش آئے جنھوں نے بلراج کو ویران کر دیا۔ پریکشت کہتے ہیں کہ 'اس نئے گھر میں یکے بعد دیگرے کئی سانحات رونما ہوئے۔ اور آخر میں میرے والد نے مان لیا کہ ان کا بیٹا صحیح ہے۔ انھوں نے کہا کہ بیٹا تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہم اپنے پہلے چھوٹے گھر میں بہتر تھے۔ ایک دوسرے کے قریب تھے۔ آتے جاتے ایک دوسرے سے باتیں کرتے تھے۔ اس بڑے گھر میں سب اپنے اپنے کمروں میں رہتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بہت دور، کٹے ہوئے۔' پریکشت کہتے ہیں کہ ان کے والد وہاں خوش نہیں تھے۔ بلراج ساہنی کو سب سے بڑا صدمہ اس وقت پہنچا جب ان کی جوان بیٹی شبنم نے اچانک خودکشی کر لی۔ وہ اس صدمے سے کبھی سنبھل نہ سکے۔ بلراج اور ان کے خاندان کو وہ عالیشان سفید بنگلہ راس نہ آسکا۔ پریکشت کہتے ہیں 'بالآخر اس گھر نے ہمارے پورے خاندان کو برباد کر دیا۔' ضرورت سے زیادہ کی خواہش اور کئی دہائیوں کی کٹھن زندگی کے بعد ایک 'پرتعیش' زندگی گزارنے کی خواہش، اس نے نظریے اور تجربے کے درمیان فرق کو واضح کیا۔ اپنے والد کے تضاد کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے پریکشت کی توجہ ونسٹن چرچل کے اس قول پر گئی کہ 'ہم اپنے گھر بناتے ہیں اور پھر گھر ہمیں بناتے ہیں۔' ان کا کہنا ہے کہ اس کے بعد زندگی میں مکمل طور پر اپنے اصل کی طرف واپس آنا ممکن نہیں ہو سکتا۔ بلراج کے چھوٹے بھائی اور معروف ادیب بھیشم ساہنی نے بھی اپنی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ 'جب بلراج مارکسسٹ ہوئے تو ان کے ذہن میں دکھی انسانیت کے تئیں عزم کا جذبہ پیدا ہوا۔' 'ایسا شخص آسانی سے اپنے آپ کو کسی ایسے میدان کی تلخ حقیقت سے ہم آہنگ نہیں کر سکتا جہاں فن کو رعایت دی جاتی ہے اور پیسے کی قدر غالب ہوتی ہے۔' 'اس مشینی نظام کے حصے کے طور پر امیر اور مشہور ہونا بہت کم ذاتی اطمینان یا تکمیل کا کوئی احساس فراہم کرتا ہے۔' اپنی آخری فلم 'گرم ہوا' کے لیے بلراج کو ایک سین شوٹ کرنا تھا جس میں ان کی بیٹی خودکشی کر لیتی ہے۔ انھوں نے اس منظر کو شوٹ کیا لیکن شاید اس منظر نے ان کے ذاتی زخم دوبارہ کھول دیے۔ وہ اس عالیشان گھر کو چھوڑ کر پنجاب میں رہنا چاہتے تھے۔ ان کے بھائی بھیشم ساہنی نے لکھا کہ 'بلراج جی نے اپنا فلمی کام کافی کم کر دیا تا کہ وہ لکھنے کے لیے زیادہ وقت دے سکیں۔' 'انھوں نے پنجاب میں ایک چھوٹا سا کاٹیج بھی خریدا، اس کی تزئین و آرائش کروائی اور اسے اچھی طرح سے سجایا تا کہ وہ پنجاب میں جا کر زیادہ دیر تک رہ سکیں۔' 'لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اپنی یادگار آخری فلم 'گرم ہوا' کی ڈبنگ مکمل ہونے کے اگلے ہی دن دل کا دورہ پڑنے سے وہ وفات پا گئے۔ بلراج کے بنگلے پر ویرانی کا راج یہ 13 اپریل 1973 تھا بلراج کی 60 ویں سالگرہ سے ایک ماہ قبل، جس دن انھیں پنجاب میں سکونت اختیار کرنے کے لیے ممبئی چھوڑنا تھا۔ دوستوں، رشتہ داروں اور فلم انڈسٹری کی سرکردہ شخصیات کے ساتھ ساتھ ان کے ماہی گیر دوست اور مخالف کچی آبادیوں میں رہنے والے لوگ بھی ان کے آخری دیدار کے لیے وہاں موجود تھے۔ جوہو کے رہائشی امیتابھ بچن نے پریکشت کی کتاب کی رونمائی کرتے ہوئے کہا 'جب بھی میں جوہو میں بلراج ساہنی کے گھر کے سامنے سے گزرتا ہوں تو اسے دیکھ کر اداسی اور مایوسی طاری ہو جاتی ہے۔' 'وقت اور ویرانی نے بلراج کے بنگلے اکرام کو تباہ کر دیا ہے اور اس کی شکل بگاڑ دی ہے۔ حالات زندگی میں آنے والی مشکلات کی کہانی سناتے ہیں، اور یہ گھر اسی حقیقت کی علامت ہے۔' پریکشت ساہنی خود کہتے ہیں کہ جب بھی وہ اس گھر کے سامنے سے گزرتے ہیں تو آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ بلراج ساہنی کا محلاتی گھر 'اکرام' آج بھی اپنی جگہ پر خستہ حالت میں وقت کی تباہ کاریوں کا سامنا کر رہا ہے۔ یہ گھر ان کی دوسری بیوی اور بیٹی صنوبر کے حصے میں آیا۔ لیکن 'اکرام جو اپنے وقت میں بمبئی کے سب سے پرتعیش بنگلوں میں سے ایک تھا، اب خستہ حال ہے، جو اپنے اندر ساہنی خاندان کی کہانی سمیٹے ہوئے ہے۔

ویلنٹائن ڈے عیدُ الحُبّ، یومِ محبت یا یومِ عریانیت

مَسعُود مَحبُوب خان (ممبئی)
09422724040

قسط: اوّل

لے گئے تثلیث کے فرزند میراث خلیل
خشتِ بنیاد کلیسا بن گئی خاک حجاز
حکمت مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

یہ حقیقت اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہے کہ اس کی بنیاد صرف الہامی کلام پر نہیں بلکہ اس کی حفاظت کے لیے بھی ایک مکمل اور محفوظ انتظام موجود ہے۔ پہلا ذریعہ قرآن مجید ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا: "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ" یعنی ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ (الحجر: 9)۔ یہ حفاظت محض الفاظ تک محدود نہیں بلکہ اس کے معانی، احکام، اور سنتِ رسول ﷺ کے ذریعے اس کی عملی تفسیر بھی محفوظ ہے۔ دوسرا ذریعہ حق پر قائم جماعت ہے، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذَلِكَ" (صحیح مسلم)۔ یعنی میری اُمّت میں ہمیشہ ایک گروہ حق پر قائم رہے گا، ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ یہ جماعت نہ صرف حق کی حفاظت کرتی ہے بلکہ باطل نظریات، بدعات، اور فکری و عملی انحرافات کے خلاف مزاحمت بھی کرتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں علماء، محدثین، مجددین، اور صوفیاء نے اسی ذمہ داری کو نبھایا ہے، اور آج بھی یہ فریضہ اہلِ حق سرانجام دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نہ صرف اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے بلکہ ہر دور میں اس کے احیاء اور تجدید کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ باطل قوتیں نہ صرف عسکری میدان میں بلکہ فکری و نظریاتی محاذ پر بھی مسلمانوں کو کمزور کرنے کے درپے ہیں۔ یہ ایک ہمہ گیر سازش ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو ان کے دین، تہذیب، اور اعلیٰ اخلاقی اقدار سے دور کرنا ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر دشمنوں کی ان چالوں سے خبردار کیا گیا ہے، جیسا کہ قرآن حکیم میں ربّ العزت کا ارشاد ہے۔ "اور چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو پھر تم سب برابر ہو جاؤ'۔ (النساء: 89)۔ مزید برآں، سورۃ البقرہ میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔" (البقرہ: 217) یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو ہر دور میں ایمانی استقامت، علمی بیداری اور فکری شعور کی ضرورت رہی ہے۔ دشمن کی سب سے بڑی کوشش یہی ہوتی ہے کہ مسلمان اپنے دین سے بے تعلق ہو جائیں، ان کی ترجیحات بدل جائیں، اور وہ اپنی تہذیب سے بیگانہ ہو کر مغربی یا باطل نظریات کے دلدادہ بن جائیں۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی باطل نے سر اٹھایا، اہلِ حق نے علمی اور عملی میدان میں اس کا مقابلہ کیا۔ آج بھی امت کو اسی شعور اور استقامت کی ضرورت ہے تا کہ وہ اپنے عقیدے، ثقافت اور اسلامی تشخص کا دفاع کر سکے اور دینِ حق کی سربلندی کا فریضہ انجام دے سکے۔ تاریخ ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ جب بھی مسلمان اپنے دین کے بنیادی اصولوں توحید، عدل، اخوت، اور علم پر کاربند رہے، دنیا کی کوئی طاقت انہیں زیر نہیں کر سکی۔ اندلس، بغداد، خلافت عثمانیہ، اور برصغیر میں مسلمانوں کے عروج کا راز صرف عسکری قوت نہیں بلکہ فکری و عملی برتری، علم کی روشنی، اور اخلاقی استقامت تھا۔ آج بھی اگر مسلمان باطل قوتوں کی سازشوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو محض شکایت یا جذباتیت کافی نہیں، بلکہ علمی، فکری، اور عملی میدان میں خود کو مضبوط کرنا ہوگا۔ مسلمانوں نے جب تک علم و تحقیق کو اپنایا، وہ دنیا کے معمار رہے۔ آج مسلمانوں کو فکری سطح پر کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نظریاتی یلغار، تہذیبی استحصال، اور دین کو محض رسمی عبادات تک محدود کرنے کے رجحان کو چیلنج کرنے کے لیے قرآن و سنّت کے گہرے فہم کے ساتھ جدید فکری چیلنجز کا سامنا کرنا ہوگا۔ دین پر چلنے کا مطلب صرف عبادات نہیں، بلکہ اخلاقی اور سماجی سطح پر بھی ایک مثالی امت بننا ہے۔ جب مسلمان اپنے اخلاق، معیشت، سیاست، اور معاشرت کو اسلام کے اصولوں کے مطابق ڈھالیں گے، تو وہی طاقت دوبارہ حاصل ہوگی جس نے ماضی میں انہیں ناقابلِ تسخیر بنایا تھا۔ باطل قوتیں ہمیشہ کمزور مسلمانوں کو نشانہ بناتی ہیں، لیکن اگر مسلمان خود کو علمی، فکری، اور عملی طور پر مضبوط کر لیں، تو کوئی بھی سازش انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یہی تاریخ کا سبق ہے اور یہی آج کے حالات کا حل! بہرحال، ہم یہاں جس موضوع پر بات کرنا چاہ رہے تھے، اسے موجودہ دنیا میں عیدُ الحُبّ یعنی ویلنٹائن ڈے کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ دن محبت کے اظہار کے طور پر منایا جاتا ہے، مگر اس کا تاریخی پس منظر اور ارتقاء ایک دلچسپ پہلو رکھتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے کے پس منظر کو دیکھیں تو اس کی جڑیں ایک مذہبی و ثقافتی روایت میں پیوست تھیں، لیکن وقت کے ساتھ اس کا اصل مفہوم بدلتا گیا۔ یورپی مصنفین، ادیبوں، تاجروں اور شاعروں نے اسے محبت کے اظہار کے ایک خاص دن کے طور پر پیش کیا، اور پھر جدید سرمایہ دارانہ نظام نے اسے ایک تجارتی موقع میں بدل دیا۔ آج یہ دن مغربی ممالک میں خاص طور پر ایک بڑے تجارتی تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے، جہاں تحائف، کارڈز، چاکلیٹس اور پھولوں کی خرید و فروخت عروج پر ہوتی ہے۔ یہ ایک دلچسپ مثال ہے کہ کس طرح ثقافتی روایات وقت کے ساتھ تبدیل ہو جاتی ہیں اور ان کا نیا مفہوم گھڑ لیا جاتا ہے۔ جہاں یہ دن محبت کے نام پر منایا جاتا ہے، وہیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا محبت کا مفہوم محض تحائف اور مادی اشیاء تک محدود ہو سکتا ہے؟ مشرقی اور اسلامی روایات میں محبت کا تصور کہیں زیادہ گہرا، پائیدار اور عملی ہے، جو محض ایک دن تک محدود نہیں بلکہ زندگی بھر کے طرزِ عمل میں جھلکتا ہے۔ یہی فرق اصل میں مشرقی اور مغربی سوچ کا ہے۔ مغرب میں محبت کو زیادہ تر رومانوی تعلقات تک محدود کر دیا گیا ہے، جب کہ اسلامی اور مشرقی تہذیبوں میں محبت ایک وسیع تر اخلاقی، روحانی، اور سماجی قدر ہے۔ یہاں محبت صرف کسی خاص فرد کے لیے نہیں، بلکہ والدین، بہن بھائی، دوستوں، اور پوری انسانیت کے لیے ہمدردی اور ایثار کا جذبہ ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی روایات، اقدار، اور تعلیمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی میں محبت کے حقیقی مفہوم کو اپنائیں۔ محض ایک دن کے رسمی جشن کی بجائے، محبت کو عملی زندگی میں اخلاص، ایثار، اور تعلقات کی مضبوطی کے ذریعے اجاگر کریں، تا کہ یہ عارضی نہ رہے بلکہ ہمیشہ قائم رہے۔

فتنہ کی اصل حقیقت:

ویلنٹائن ڈے کی ابتدا رومی تہذیب سے ہوئی اور بعد میں عیسائی روایات میں شامل ہو گئی۔ یہ کسی بھی طور پر مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کا حصّہ نہیں رہی۔ مغربی معاشرے میں یہ دن ناجائز تعلقات کو بڑھانے، بے راہ روی کو فروغ دینے اور شرم و حیا کے خلاف پروپیگنڈے کا حصّہ بن چکا ہے۔ بڑی بڑی کمپنیاں نوجوانوں کو جذباتی استحصال کا نشانہ بنا کر کارڈز، تحائف اور دیگر سامان فروخت کرتی ہیں، تا کہ مارکیٹ میں منافع بڑھایا جا سکے۔ یومِ ویلنٹائن، جسے "عیدُ الحُبّ" (محبت کرنے والوں کی عید) یا "Love Day" بھی کہا جاتا ہے، ہر سال 14 رفروری کو دنیا کے بیشتر حصّوں میں محبت کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس کے آغاز کے بارے میں مختلف روایات مشہور ہیں، جن میں سے ہر ایک کا پس منظر غیر اسلامی اور مغربی تہذیب سے جڑا ہوا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ دن سینٹ ویلنٹائن کے روزے سے منسوب ہے، جس کے احترام میں 14 رفروری کو اسے یاد کیا جانے لگا۔ کچھ لوگ اسے " کیوپڈ اور وینس " (رومی تہذیب میں حسن کی دیوی اور محبت کے دیوتا) کے نام سے جوڑتے ہیں، جو کہ قدیم مشرکانہ عقائد کا حصہ ہیں۔ ایک اور مشہور روایت کے مطابق، رومن بادشاہ کلاڈیس (Claudius) کے دور میں سینٹ ویلنٹائن نامی شخص کو 14 رفروری 269ء یا 270ء میں سولی دی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اپنی فوج میں زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو بھرتی کرنے کے لیے ایک خاص مدت تک شادیوں پر پابندی عائد کر دی تھی تا کہ وہ اپنے گھریلو معاملات سے بے فکر ہو کر عسکری میدان میں یکسوئی سے خدمات انجام دے سکیں۔ تاہم، سینٹ ویلنٹائن نے خفیہ طور پر نوجوانوں کی شادیاں کروانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ جب کلاڈیس کو اس کی سرگرمیوں کا علم ہوا تو اس نے ویلنٹائن کو گرفتار کر کے سزائے موت دے دی۔ یہ تمام روایات چاہے جس شکل میں بیان کی جائیں، اگر جذباتیت یا نام نہاد روشن خیالی سے ہٹ کر حقیقت کی نظر سے پرکھا جائے، تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان میں سے کسی ایک کا بھی اسلام یا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یومِ ویلنٹائن درحقیقت برطانیہ سے رواج پانے والی ایک مغربی روایت ہے، جسے بعد میں امریکہ، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک میں مقبولیت حاصل ہوئی۔ بدقسمتی سے، مغربی ثقافت کے اندھا دھند تقلید کے نتیجے میں یہ دن مسلم ریاستوں میں بھی فروغ پا چکا ہے۔ آج کے دور میں یہ دن محبت کے نام پر فحاشی، عریانیت اور اخلاقی انحطاط کو فروغ دینے کا ذریعہ بن چکا ہے۔ نوجوان، خاص طور پر کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ، اس دن کو بے راہ روی کے ساتھ مناتے ہیں، ایک دوسرے کو محبت بھرے خطوط، سرخ گلاب، تحائف، چاکلیٹس اور کارڈز بھیجتے ہیں۔ میڈیا اور تجارتی ادارے بھی اس موقع کو استعمال کرتے ہوئے مادی مفادات کا کھیل کھیلتے ہیں، جس کے نتیجے میں اخلاقی اقدار اور اسلامی روایات کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ یہ سوال ہر باشعور مسلمان کو خود سے کرنا چاہیے کہ کیا محبت کا مطلب صرف ایک دن کی مصنوعی خوشی، ظاہری تحائف اور مغربی انداز کی پیروی ہے؟ کیا حقیقی محبت وہ نہیں جو پاکیزگی، عزت، اخلاص اور دین کی حدود کے اندر ہو؟ اسلام میں محبت ایک پاکیزہ جذبہ ہے جو صرف جذباتی تسکین یا وقتی تفریح کے بجائے زندگی بھر کے رشتے، عزت اور وفاداری پر مبنی ہوتا ہے۔ لہٰذا، امتِ مسلمہ کو چاہیے کہ وہ مغربی تقلید کے بجائے اپنی تہذیب، اسلامی تعلیمات اور اخلاقی اقدار پر فخر کرے اور اسی کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا اور دیگر تاریخی حوالوں کے مطابق ویلنٹائن ڈے کی بنیاد ایک رومی پادری سینٹ ویلنٹائن سے جڑی ہوئی ہے، جو مبینہ طور پر رومی بادشاہ کلاڈئیس دوم (Claudius II) کے دور میں عیسائیوں پر ہونے والے مظالم کے دوران مارا گیا۔ اس سے متعلق مختلف روایات موجود ہیں۔ سینٹ ویلنٹائن کون تھا؟۔ سینٹ ویلنٹائن کے بارے میں مختلف کہانیاں مشہور ہیں، جن میں سے ایک کے مطابق وہ ایک عیسائی پادری تھا جسے رومی سلطنت میں بادشاہ کلاڈئیس دوم کے حکم پر سزائے موت دی گئی۔ ایک روایت کے مطابق ویلنٹائن رومی بادشاہ کلاڈئیس دوم کے خلاف خفیہ شادیاں کروانے کی وجہ سے مارا گیا۔ دوسری روایت کے مطابق وہ راہبہ سے محبت میں مبتلا ہو گیا تھا، جس کی پاداش میں قتل ہوا۔ اس کی موت 14 رفروری کو ہوئی، اسی مناسبت سے بعد میں یہ دن ویلنٹائن ڈے کہلایا۔ 496ء میں پوپ Gelasius I نے اسے عیسائیت کے ایک مقدس دن کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔ ان روایات میں کوئی ایمان، اخلاقیات، یا اعلیٰ اقدار نظر نہیں آتیں بلکہ یہ محض ایک غیر شرعی رومانوی داستان ہے۔ ویلنٹائن ڈے کا تعلق قدیم رومی تہوار "Lupercalia" سے بھی جوڑا جاتا ہے، جو 13 سے 15 رفروری تک منایا جاتا تھا۔ یہ تہوار محبت، زرخیزی، ناجائز تعلقات، بے حیائی، اور بے راہ روی سے جڑا ہوا تھا، جس میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں قرعہ اندازی کے ذریعے جوڑے بناتے اور ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارتے۔ بعد میں عیسائی چرچ نے اس غیر اسلامی اور غیر اخلاقی تہوار کو مذہبی رنگ دینے کے لیے سینٹ ویلنٹائن کے ساتھ جوڑ دیا، اور 14 رفروری کو اسے "محبت کے دن" کے طور پر منانا شروع کر دیا گیا۔ قرونِ وسطیٰ یعنی 14ر ویں صدی میں برطانوی شاعر جیفری چاوسر (Geoffrey Chaucer) نے ویلنٹائن ڈے کو محبت کے جذبات سے جوڑا، اور بعد میں یہ دن محبت اور بے حیائی کے تہوار میں تبدیل ہو گیا۔ 18ر ویں اور 19ر ویں صدی میں یورپ اور امریکہ میں ویلنٹائن کارڈز، پھولوں، تحائف کا تبادلہ عام ہو گیا، المیہ یہ ہے کہ اس آگے بڑھ کر ڈیٹنگ، ناجائز جسمانی تعلقات کو فروغ دینے کا دن بن گیا۔ 20ر ویں صدی میں یہ دن مکمل طور پر تجارتی تہوار بن گیا۔ جس کے نتیجے میں اخلاقی بگاڑ اور خاندانی نظام کی تباہی انسانیت کا مقدر بنتی جا رہی ہیں۔ یہ دن درحقیقت رومی تہذیب کی بے راہ روی اور عیسائی عقیدے کی آمیزش کا نتیجہ ہے۔ اس کا اسلام یا مشرقی تہذیب سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ غیر اسلامی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک اور سازش ہے، جس کا مقصد مسلم نوجوانوں کو اپنے دین اور تہذیب سے دور کرنا ہے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی ثقافت اور دین کی تعلیمات کو سمجھیں اور مغرب کی اندھی تقلید سے بچیں، کیونکہ اسلام میں محبت کا تصور پاکیزگی، حیا، اور نکاح کے دائرے میں رکھا گیا ہے، نہ کہ بے حیائی اور عارضی تعلقات میں! ویلنٹائن ڈے کا پس منظر خالصتاً غیر اسلامی اور غیر اخلاقی بنیادوں پر قائم ہے، جس کا اسلامی تعلیمات، مشرقی اقدار اور حیادار معاشرت سے کوئی تعلق نہیں۔ ویلنٹائن ڈے کا آغاز رومیوں، عیسائی روایات، اور مشرکانہ رسومات سے ہوا۔ اس میں محبت کو بے حیائی، ناجائز تعلقات اور مغربی ثقافتی یلغار کے ذریعے فروغ دیا گیا، تا کہ معاشرتی اقدار کو تباہ کیا جا سکے۔

تاریخی، تجارتی اور ثقافتی جائزہ

ویلنٹائن ڈے کا جدید تصور دراصل ایک تاریخی اور تجارتی ارتقا کا نتیجہ ہے۔ قرونِ وسطیٰ میں یہ دن رومانوی جذبات کے اظہار کے لیے مخصوص ہو گیا، اور وقت کے ساتھ ساتھ اس روایت نے ایک منافع بخش کاروباری شکل اختیار کر لی۔ ڈبلیو لیرتھ کی تحقیق کے مطابق، ابتداء میں اسے صرف محبت کے جذبات کے اظہار تک محدود سمجھا جاتا تھا، مگر بعد میں یہ ایک بڑی تجارتی صنعت میں تبدیل ہو گیا، جہاں گفٹ کارڈز، پھول، چاکلیٹس اور دیگر اشیاء کی خرید و فروخت مرکزی حیثیت اختیار کر گئی۔ یہ کہنا کہ ویلنٹائن ڈے محض "محبت کے دن" کے طور پر منایا جاتا ہے، اس کے وسیع تر ثقافتی اور سماجی اثرات کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہوگا۔ مغربی معاشروں میں اس دن کی حیثیت اب صرف رومانوی محبت کے اظہار تک محدود نہیں رہی، بلکہ یہ صارفیت (consumerism) اور اخلاقی بندشوں کی نرمی کا ایک ذریعہ بن چکا ہے۔ مذہبی رہنماؤں کی مخالفت کے باوجود، ہر سال یہ تہوار مزید شدّت کے ساتھ منایا جاتا ہے، جو مغربی ثقافت میں مذہب کی کمزور ہوتی ہوئی گرفت کی علامت ہے۔ یہ دن اب محبت کے جذبات کو فروغ دینے سے زیادہ تجارتی فوائد کا ذریعہ بن چکا ہے۔ اس کے نتیجے میں، مسلم نوجوان بھی اس رجحان سے متاثر ہو رہے ہیں، جو خاندانی اقدار اور اسلامی اخلاقیات کے لیے ایک چیلنج بن سکتا ہے۔ اسلام محبت، اخوت اور پاکیزہ تعلقات کا درس دیتا ہے، مگر ان جذبات کو ایک واضح اخلاقی اور شرعی دائرے میں رکھتا ہے۔ یہاں محبت کا مفہوم محض کسی خاص رومانوی تعلق تک محدود نہیں، بلکہ والدین، بہن بھائی، دوستوں اور سب سے بڑھ کر اللہ اور رسول ﷺ سے تعلق کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ مسلم معاشروں میں ایسے مغربی رجحانات کی تقلید فکری انحطاط کی علامت بن سکتی ہے، جہاں خاندانی نظام اور اخلاقی اقدار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ضروری ہے کہ ہم اپنی ثقافت اور دینی تعلیمات کے مطابق محبت اور تعلقات کی قدروں کو سمجھیں اور مغربی دنیا کی اندھی تقلید سے اجتناب کریں۔ محبت کا حقیقی مفہوم وقتی جذبات میں نہیں بلکہ مستقل وفاداری، عزّت، اور ایثار میں پوشیدہ ہے، جو کسی ایک دن کی بجائے پوری زندگی پر محیط ہونا چاہیے۔ اگر امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں منائے جانے والے یومِ ویلنٹائن کا بغور جائزہ لیا جائے، تو کسی بھی لحاظ سے اسے محض "یومِ محبت" سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ ان ممالک میں اس دن محبت اور دوستی کے نام پر ہر قسم کی اخلاقی حدود پامال کر دی جاتی ہیں، اور یہ دن بے راہ روی کے فروغ کا ایک ذریعہ بن چکا ہے۔ اس کا سب سے تاریک پہلو یہ ہے کہ حمل اور اسقاطِ حمل (Pregnancy and abortion) کی شرح اس دن کے بعد نمایاں طور پر بڑھ جاتی ہے، جو اس تہوار کے حقیقی اثرات کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ مغربی ثقافت میں پروان چڑھنے والی اس رسم کو مسلم معاشروں میں بھی فروغ دیا جا رہا ہے، اور کچھ لوگ اسے معصوم "محبت کا دن" سمجھ کر اپنا رہے ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اس رجحان کو مزید تقویت دے رہا ہے، جبکہ بعض حلقوں میں سرکاری سطح پر بھی اس کی غیر محسوس سرپرستی کی جا رہی ہے۔ یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے کہ مسلم نوجوان مغربی تقلید میں اس تہوار کو اختیار کر رہے ہیں، جبکہ اسلامی تعلیمات میں محبت کو ایک پاکیزہ اور باوقار رشتے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو زندگی بھر کے عہد و پیمان پر مبنی ہوتا ہے، نہ کہ وقتی جذبات اور وقتی تعلقات پر۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی تہذیب، ثقافت، اور دینی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی بھی بیرونی رسم کو اپنانے سے پہلے اس کے سماجی، اخلاقی، اور مذہبی اثرات کا گہرائی سے جائزہ لیں۔ جذباتی طور پر کسی مغربی تہوار کو اختیار کرنے کے بجائے، ہمیں اپنی اسلامی اقدار کے مطابق محبت اور اخوت کے حقیقی مفہوم کو سمجھنا اور فروغ دینا چاہیے۔ ویلنٹائن ڈے کی ہر سال مذہبی رہنماؤں کی جانب سے سخت مخالفت کی جاتی ہے، اور اسے جنسی آوارگی اور بے حیائی کا ذریعہ قرار دے کر مذمت کی جاتی ہے، لیکن اس کے باوجود اسے ثقافتی روایت سمجھ کر اپنانے کا رجحان مسلسل بڑھ رہا ہے۔ یہ صورتِ حال اس بنیادی فرق کو واضح کرتی ہے جو جدید مغربی تہذیب اور مذہب کے درمیان موجود ہے۔ مغربی معاشروں میں کلچر کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جب کہ مذہب کو ایک ذیلی اور تابع ادارہ (Subservient) سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کی سیکولر دانش گاہوں میں مذہب کو روایتی یا وہمی (superstitious) تصورات کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے، جو جدید سائنسی اور فکری ترقی کے مطابق قابلِ قبول نہیں۔ یہ نقطۂ نظر درحقیقت جدید سیکولر ازم کے اس نظریے کی عکاسی کرتا ہے، جو مذہب کو زندگی کے اجتماعی معاملات سے بے دخل کر کے اسے فرد کی نجی زندگی تک محدود کر دینا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی معاشروں میں کوئی بھی ثقافتی رجحان، خواہ وہ اخلاقی حدود کو پامال ہی کیوں نہ کرے، مکمل آزادی کے ساتھ پروان چڑھتا ہے، جبکہ مذہبی تعلیمات کو دقیانوسی یا غیر ضروری سمجھ کر مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، اسلامی تہذیب میں مذہب کلچر کا تابع نہیں، بلکہ ثقافت، اخلاقیات اور زندگی کے تمام پہلوؤں پر اسلام ہی کی رہنمائی کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے ویلنٹائن ڈے جیسے غیر اسلامی اور غیر اخلاقی رجحانات کا اسلامی نقطۂ نظر سے جائزہ لینا ضروری ہے، تا کہ ہماری ثقافت اور اقدار مغربی اثرات سے محفوظ رہیں۔

مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس (MMANTC) کے عبداللہ ابراہیم کا انگلینڈ کی لنکا شائر یونیورسٹی میں ایم ایس ڈگری کیلئے انتخاب

مالیگاؤں: 11 رفروری (پریس ریلیز) جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی (منصورہ) کے زیر انصرام جاری مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس (MMANTC) کے ہونہار طالب علم عبداللہ ابراہیم سونڈے نے بی ای میکانیکل انجینئرنگ کے تعلیمی سال (2022-2023) میں نمایاں کارکردگی کے ساتھ ڈگری مکمل کی۔ فی الحال عبداللہ ابراہیم کا انگلینڈ کی ممتاز یونیورسٹی آف سینٹرل لنکاشائر (UCLan) میں ایم ایس (میکاٹرونکس اور انٹیلیجنٹ مشینز) میں داخلہ ملا ہے۔ جناب راشد مختار صاحب (سکریٹری، جامعہ محمدیہ) نے کہا کہ یہ کامیابی ادارے کے دیگر طلبہ کے لیے ایک مشعلِ راہ ثابت ہوگی اور مالیگاؤں کے طلبہ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے جذبے کو مزید تقویت دے گی۔ عبداللہ ابراہیم سونڈے کے والدین کو بھی اس موقع پر خصوصی مبارکباد دی جاتی ہے، جنہوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت میں بھرپور تعاون کیا۔ انھوں نے کہا کہ مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس مالیگاؤں کا یہ اعزاز ہے کہ یہاں سے فارغ التحصیل طلبہ دنیا کے مختلف ملکوں میں اعلیٰ تعلیم اور مختلف ملٹی نیشنل کمپنوں میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر شاہ عقیل احمد (پرنسپل) نے کہا کہ ادارہ جامعہ محمدیہ کے انتظامیہ نے انجینئرنگ کالج میں سینٹرل یونیورسٹیوں اور بیرون ممالک یونیورسٹیوں کے فارغ ڈاکٹریٹ اسٹاف کی تقرری کی ہے۔ تا کہ طلبہ کو معیاری تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کیلئے رہنمائی ملتی رہے اس کی بدولت طلبہ گریجویشن مکمل کر لینے کے بعد آئی آئی ٹی، این آئی ٹی، علی گڑھ، ترکی، امریکہ، انگلینڈ وغیرہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔ عبداللہ ابراہیم کی اس نمایاں کامیابی ان کی مسلسل محنت، والدین کی دعاؤں، اور مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس کے اساتذہ کی بہترین رہنمائی کا نتیجہ ہے اس موقع پر جناب ارشد مختار (صدر، جامعہ محمدیہ)، جناب راشد مختار (سیکریٹری، جامعہ محمدیہ)، ڈاکٹر شاہ عقیل احمد (پرنسپل، ڈگری کالج)، ڈاکٹر محمد اظہر (پرنسپل، پالی ٹیکنیک)، ڈاکٹر سلمان بیگ (ڈین اکیڈمکس)، ڈاکٹر دلاور حسین (ڈین ایڈمیشن) اور کالج ھذا کے ٹیچنگ و نان ٹیچنگ اسٹاف نے عبداللہ ابراہیم سونڈے کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ نیز ادارہ جامعہ محمدیہ کے صدر و سیکریٹری ک نے اس طالب علم کے اساتذہ کو بھی مبارکباد پیش کی۔

ملکہ انداز میں واپسی! دیپیکا پڈوکون سبیا ساچی کا حتمی میوزک بن گئیں

ممبئی: 11 رفروری (ایم ملک) دیپیکا پڈوکون کو فیشن اور خوبصورتی کا مترادف کہنا غلط نہیں ہوگا! طویل عرصے کے بعد وہ ایک بار پھر اپنے اسٹائلش اوتار میں نظر آئیں اور آتے ہی سب کا دل جیت لیا۔ حال ہی میں، دیپیکا نے سبیا سچی کے 25 ویں سالگرہ کے شو میں اپنی پہلی پیشہ ورانہ نمائش کی اور شو کا آغاز کیا۔ اس کی شکل اتنی شاندار اور شاہی تھی کہ اسے آنے والے کئی سالوں تک یاد رکھا جائے گا۔ اب دیپیکا نے اس روپ کی قریبی تصاویر بھی شیئر کی ہیں جن میں ان کا دلکشی دیکھنے کے قابل ہے۔ یہ شو صرف ایک فیشن ایونٹ نہیں تھا بلکہ دو بڑے ناموں کی تاریخی ملاقات تھی۔ ہندوستانی فیشن کو بین الاقوامی پلیٹ فارم پر لے جانے والے سبیا ساچی اور دیپیکا پڈوکون جو اپنے ہر روپ کے ساتھ ایک نیا اسٹائل اسٹیٹمنٹ سیٹ کرتی ہیں۔ یہ موقع سبیا ساچی کے لیے خاص تھا کیونکہ یہ ان کا 25 واں سال تھا، اور اس جشن کو مزید شاندار بنانے کے لیے، دیپیکا پڈوکون ان کی بہترین موسیقی بن گئیں۔ زچگی کے بعد یہ ان کی پہلی سرکاری نمائش بھی تھی، اور اس نے اس موقع پر شو چرایا۔ اس خاص موقع پر دیپیکا نے یک رنگی سفید پینٹ، ٹاپ اور اسٹائلش ٹرینچ کوٹ پہنا تھا، جسے انھوں نے سبیا ساچی کے شاندار زیورات سے مکمل کیا۔

اسکول کالجس میں پڑھنے والی لڑکیوں پر والدین نگرانی کریں: مولانا امیر اللہ خان صاحب قاسمی

مدرسہ عربیہ حکیم الامت، ارمان کالونی لاتور روڈ، دھنے گاؤں کا عظیم الشان سالانہ جلسہ عام منعقد

ناندیڑ۔ 11 فروری (فیروز خان) اس پرفتن دور میں والدین کو چاہیے کہ وہ اسکول اور کالجس میں پڑھنے والی اپنی لڑکیوں کی نگرانی کریں۔ غیروں کی نظریں مسلم بچیوں کو مرتد کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ اسی لیئے والدین چاہیے کہ وہ اپنے لڑکیوں کو اسکول اور کالجس میں لے کر آئیں اور چھوڑ کر جائیں۔ ان خیالات کا اظہار حضرت اقدس مولانا امیر اللہ خان صاحب قاسمی (ناظم مدرسہ سراج العلوم وسراج البنات محبوب نگر، تلنگانہ) نے اپنے ناندیڑ دورہ کے موقع پر بتاریخ 9 فروری 2025 بروز اتوار بوقت دو پہر ایک بجے مدرسہ عربیہ حکیم الامت، ارمان کالونی لاتور روڈ، دھنے گاؤں کے سالانہ جلسہ عام بضمن تکمیل حفظ قرآن و سنگ بنیاد مسجد حکیم الاسلام کے موقع پر خطاب فرما تھے۔ مولانا موصوف نے مزید فرمایا کہ ملک میں فرقہ پرست عناصر اور موجود حکومت مسلمانوں کے لیے حالات خراب سے خراب کرنے کی سازش میں ملوث ہیں۔ حکومت اوقاف کی زمینیں ہتھیانے کے لیے کوشاں ہیں۔ مولانا امیر اللہ خان صاحب قاسمی نے اپنے بیان کا رخ موڑتے ہوئے فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک کی آمد ہونے والی ہیں اس بابرکت مہینے میں مسلمان کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کا جذبہ اپنے اندر پروان چڑھائیں۔ انہوں نے والدین کو نصیحت کی کہ وہ اپنے بچوں کے لیئے بد دعائیں نہ کریں۔ والدین کی بدعائیں رب العزت فورآ سن کر اپنا عذاب نہ فرمان اولاد پر نازل فرما دیتا ہیں۔ اسی طرح آپ نے والدین سے مخاطب ہو کر کہا کہ وہ اپنے بچوں کے نام اچھے اور اسلامی طرز پر ان کے نام رکھیں۔ واضح ہو کہ امسال اس مدرسہ کے 17 طلباء نے ناظرہ قرآن مکمل کیا اور ایک طالب علم نے حفظ قرآن مکمل کیا۔ اس موقع پر حفظ قرآن مکمل کرنے والے طالب علم کی دستار بندی حضرت مولانا امیر اللہ خان قاسمی کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ حضرت مولانا امیر اللہ خان قاسمی کے ہاتھوں مسجد حکیم الاسلام کی سنگ بنیاد رکھی گئی اور دعائیں کی گئیں۔ مدرسہ عربیہ حکیم الامت، ارمان کالونی کے سالانہ جلسہ عام میں طلباء نے حمد نعت شریف ترانے ڈرامے پیش کیے۔ اس جلسہ عام میں زیر صدارت حضرت مولانا عثمان فیصل صاحب قاسمی (صدر جمعیت علماء ضلع ناندیڑ) نے فرمائی۔ اسی طرح اس جلسہ عام میں زیر نظامت کے فرائض حضرت مولانا علی اصغر صاحب قاسمی چیرمین دار العارفین ٹرسٹ حد گاؤں نے فرمائی۔ مولانا ابرار الحق صاحب مظاہری شیخ نعیم صاحب وجمیع خدام وارکین کمیٹی اکی کوششوں کے سبب 3 سالوں سے یہ مدرسہ کامیابی سے طلباء کی دینی وعصری تعلیم پر زور دے رہا ہیں۔ اس جلسہ عام میں شہر واطراف کے کئی معزز مفتیان علماء کرام وحفاظ نے شرکت درج کی۔ مدرسہ عربیہ حکیم الامت، ارمان کالونی کے سالانہ جلسہ میں کثیر تعداد میں مرد حضرات اور خواتین کے لیے علحدہ پردہ کا نظم بیٹھنے کے لیے کیا گیا تھا۔

زکوۃ سینٹر انڈیا (ZCI) یونٹ ناندیڑ کے سالانہ پروگرام کا انعقاد

مورخہ: 9 فروری 2025 بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام: اکبر فنکشن ہال، دیگلور ناکہ ناندیڑ پر ZCI یونٹ ناندیڑ کے سالانہ اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں شہر کے مذکی و اہل ثروت افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تزکیر بالقرآن سے ہوا جس کو یونٹ کے نائب صدر مولانا سید آصف ندوی صاحب نے پیش کیا۔ افتتاحی کلمات میں یونٹ کے صدر جناب جاوید لطف اللہ صاحب نے کہا کہ سالانہ پروگرام کا مقصد گزشتہ سال شہر میں جمع شدہ زکوۃ کی رقم کے حسابات مذکی حضرات کے سامنے پیش کرنا ہے۔ سینٹر کی سالانہ رپورٹ یونٹ ناندیڑ کے سیکریٹری محمد ظہور احمد صاحب نے پاور پوائنٹ کے ذریعے پیش کی جس کے مطابق مواسات میں 50 مستحقین کو 500000 پانچ لاکھ روپیے، روزگار کے مد میں 99 افراد کو 1967550 روپئے اور تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے 53 طلباء کو 792500 روپیئے تقسیم کیے۔ ان تینوں مدات میں جملہ رقم 202 مستحقین کو 2326005 (تادم تحریر) دی گئی۔ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر مولانا رضی الاسلام ندوی صاحب (سکریٹری شریعہ کونسل وممبر مسلم پرسنل لا بورڈ) نے کی جبکہ مہمانان خصوصی مفتی محمد ایوب قاسمی صاحب (قاضی دار القضاء مسلم پرسنل لا بورڈ وامام وخطیب مسجد وزیر آباد) حافظ محمد ہارون نظامی صاحب (فاضل جامعہ نظامیہ حیدر آباد، امام وخطیب مسجد یونس ریلوے اسٹیشن ناندیڑ) جناب الحاج محمد اقبال مکرانی صاحب (مالک راجہ بوٹ ہاؤس)، جناب ابرار دیشمکھ صاحب، امیر مقامی جماعت اسلامی ناندیڑ نے شرکت کی۔ صدر اجلاس محترم ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں ملک بھر میں زکوۃ کے اجتماع نظم کو لیکر کی جانے والی کوششوں کا ذکر کیا اور ZCI کی جانب سے گزشتہ سالوں میں کیے گئے سرگرمیوں اور اس کے مسلم معاشرے پر مرتب ہونے والے مثبت اثرات کا ذکر کیا اور۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ایڈوکیٹ احمد میمن نے انجام دیے۔

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس عاملہ اور مدعوئین کی اہم میٹنگ

کثیر المقاصد کاموں کو انجام دینے کے لئے کارکنان کے تعاون کی سخت ضرورت: مولانا حلیم اللہ قاسمی

ممبئی 11/فروری: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس عاملہ کے ارکان اور شہر ممبئی ومضافات کے اضلاع تھانہ، رائے گڑھ اور پال گھر کی جملہ یونٹوں کے صدور ونظماء اعلی اور خازن نیز ریاست مہاراشٹر کے اضلاع کی یونٹوں کے عہدیداران پر مشتمل ایک اہم مشاورتی میٹنگ زیر صدارت مولانا حلیم اللہ قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) بوقت ۱۱/بجے صبح صابوصدیق مسافر خانہ کی دوسری منزل کے ہال میں منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں مندروپ (شولاپور) کے 6/ایکڑ رقبہ پر مشتمل قطعہ اراضی کی سروے رپورٹ مولانا محمد عارف عمری (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے پیش کی اور جملہ حاضرین نے اس مقام پر جلد از جلد بچیوں کے لئے جونیئر ہائی اسکول بنانے کی حمایت کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کو یہ اختیار دیا کہ وہ ضروری قانونی کارروائی مکمل کروا کر تعمیرات کا سلسلہ شروع کردیں، نیز تمام شرکاء نے بیک زبان اپنے تعاون کی یقین بھی دہانی کرائی۔ مولانا محمد سرور مظاہری (رکن مجلس عاملہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے مندروپ کی زمین کے تعلق سے ایک مجوزہ نقشہ حاضرین کے سامنے رکھا اور پر زور انداز میں اپیل کی کہ جلد از جلد تعمیرات کرائی جائے۔ ایجنڈے کے تحت دینی تعلیمی بورڈ کی تفصیلی رپورٹ مفتی حفیظ اللہ قاسمی (ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے پیش کی اور جنرل سکریٹری مفتی محمد یوسف قاسمی نے نام بنام ان تمام مکاتب کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی جانب سے منظور کی جانے والی رقم کی تفصیل بیان کی جن کا سروے مولانا عبد القیوم قاسمی ناظم دینی تعلیمی بورڈ نے ایک وفد کے ہمراہ چند مہینہ پہلے کیا ہے۔ صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے ماہ رمضان المبارک میں فراہمی مالیات پر زور دیتے ہوئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مقدمات کے سلسلہ میں پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ماضی کے مقابلے میں اب اس شعبہ (لیگل سیل) میں اخراجات کافی بڑھ گئے ہیں، انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر دہشت گردی یا فسادات کے الزام میں ماخوذ تقریباً 500/ملزمین کے مقدمات کی کی نچلی عدالتوں سے لے کر سپریم کورٹ تک پیروی کر رہی ہے، جن میں پھانسی کی سزا پانے والے 80/ملزمین ہیں اور عمر قید کی سزا پانے والے 135/ملزمین ہیں۔ واضح رہے کہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر صرف ریاست مہاراشٹر کے مقدمات کی پیروی نہیں کرتی بلکہ اس کا دائرہ ملک گیر پیمانہ پر ہے۔ پچھلے چند مہینوں میں بعض نہایت اہمیت کے حامل مقدمات جیسے 11/7 ممبئی لوکل ٹرین بم بلاسٹ (بامبے ہائی کورٹ)، سی آر پی ایف رامپور کیس (الہ آباد ہائی کورٹ)، خادم اغوا معاملہ (کلکتہ ہائی کورٹ) میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے مقرر کردہ اہم سینئر وکلا نے اپنی بحث مکمل کرلی ہے اور عدالت نے بھی فیصلہ محفوظ کرلیا ہے۔ اسی طرح گودھرا ٹرین سانحہ مقدمہ کی کارروائی بھی بورڈ پر آگئی ہے، اور امید ہے کہ اگلے ہفتہ سے سپریم کورٹ اس پر حتمی بحث کی سماعت کر دے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ انڈین مجاہدین مقدمہ میں 38/پھانسی کی سزا پانے والے اور 11/عمر قید کی سزا پانے والے ملزمین کی بھی اپیل ہائی کورٹ میں داخل کی جا چکی ہے۔ اس کیس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی چارج شیٹ 8/لاکھ صفحات پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں بعض آئینی نوعیت کے مقدمات جیسے 1991 پلیسس آف ورشپ ایکٹ، ماب لنچنگ، لوجہاد قانون، طلاق ثلاثہ قانون، قومی کمیشن برائے تعلیمی ادارے جیسے اہمیت کے حامل مقدمات سپریم کورٹ آف انڈیا میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے داخل کئے گئے ہیں۔ اور جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی سپریم کورٹ مین ان مقدمات کی پیروی کر رہی ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ان مقدمات پر نہایت خطیر رقم صرف ہوچکی ہے۔ اور آئندہ بھی ہونے کا امکان ہے، اس لئے آپ حضرات ماہ رمضان المبارک میں کامل یکسوئی کے ساتھ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے لئے فراہمی مالیات میں لگ جائیں، اپنی علاقائی ضرورتوں کے لئے سال کے بقیہ ایام میں کام کریں۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی کی دعا پر میٹنگ اختتام کو پہونچی، مفتی محمد یوسف قاسمی جنرل سکریٹری نے پروگرام کی کارروائی چلائی، تمام حاضرین کو ایک فولڈر میں حضرت مولانا سید ازہر مدنی ناظم اصلاح معاشرہ جمعیۃ علماء ہند کی کتاب کا ایک نسخہ اردو میں اور ایک نسخہ ہندی میں (جن کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر شعبہ نشر واشاعت نے شائع کروایا ہے) پیش کیا اس میٹنگ میں شرکاء میں صدر اور جنرل سکریٹری کے علاوہ دو نائبین صدر (مولانا محمد عارف عمری، قاری عبد الرشید حمیدی) خازن (مولانا اشتیاق احمد قاسمی) ناظم تنظیم (مفتی حفیظ اللہ قاسمی) ناظم دینی تعلیمی بورڈ (مولانا عبد القیوم قاسمی)، صدر جمعیۃ علماء علاقہ مراٹھواڑہ (مفتی مرزا کلیم بیگ ندوی) کے علاوہ کافی تعداد میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے عہدیداران نے شرکت کی۔

انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کے بارے میں چوکنا رہنا ضروری ہے

محفوظ انٹرنیٹ سروس کے لیے ورکشاپس کا انعقاد

تھانے: 11/فروری (آفتاب شیخ) انٹرنیٹ کا استعمال آج کل ہماری زندگی کا اہم حصہ بن چکا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا بھی ضروری ہوگیا ہے۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کے ایڈیشنل کمشنر پرشانت روڈے نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں انٹرنیٹ کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہیے، کیونکہ ہماری ذاتی معلومات، سفر، رہائش اور دیگر ڈیٹا موبائل فون پر محفوظ ہوسکتا ہے جو سائبر کرائمز کا شکار ہوسکتا ہے۔ تھانے ضلع کلکٹر اشوک شنگارے اور تھانے میونسپل کارپوریشن کے کمشنر سوربھ راؤ کی ہدایات پر منگل 11 فروری کو میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر میں ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس کا مقصد محفوظ انٹرنیٹ کی معلومات فراہم کرنا تھا۔ ورکشاپ کا اہتمام نریندر بلال آڈیٹوریم میں کیا گیا، جس میں نیشنل انفارمیٹکس سنٹر اور وزارت الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی، حکومت ہند نے بھی تعاون کیا۔ ورکشاپ میں ایڈیشنل کمشنر (1) سندیپ مالوی، ڈپٹی کمشنر (ہیڈکوارٹر) جی۔ جی گوجے پورے، ڈپٹی کمشنر (ٹیکنالوجی) سچن سانگلے اور تھانے ڈسٹرکٹ انفارمیٹکس آفیسر نریندر بھامرے بھی موجود تھے۔ اس دن کو سیف انٹرنیٹ ڈے کے طور پر منایا گیا، جو دنیا بھر میں فروری کے دوسرے منگل کو منایا جاتا ہے۔ نریندر بھامرے نے بتایا کہ ملک بھر کے تمام اضلاع میں سب کے تعاون سے بہترین انٹرنیٹ کے تصور پر عوامی بیداری ورکشاپس کا انعقاد کیا جا رہا ہے تاکہ سائبر کرائمز کے بارے میں آگاہی بڑھائی جا سکے۔ ورکشاپ میں طلباء اور نوجوانوں کو انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ پروجیکٹ آفیسر ہیمانی شینڈے نے فشنگ، وشنگ، شناخت کی چوری، مالیاتی جرائم، لاٹری گھوٹالے، جعلی ایپس اور مجرمانہ جرائم سے متعلق معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ صارفین کو اپنے پاس ورڈز کی حفاظت اور ڈیجیٹل اریسٹ سے بچاؤ کے بارے میں آگاہی حاصل کرنی چاہیے۔ ورکشاپ میں شریک افراد کو انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کے مختلف پہلوؤں پر معلومات دی گئیں تاکہ وہ سائبر کرائمز سے بچ سکیں اور اپنے ڈیٹا کو محفوظ رکھ سکیں۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے میونسپل کمشنر اجے ویدیا کا تبادلہ

ان کے عہدے پر انمول ساگر IAS کی تقرری

بھیونڈی: 11/فروری (شارف انصاری):- انمول ساگر کو بھیونڈی میونسپل کارپوریشن (BMC) کا نیا کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ لاتور ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی موجودہ کمشنر اجے ویدیا کا ریاستی حکومت نے اس عہدے سے تبادلہ کر دیا ہے۔ منگل کی دیر شام، ریاست کے جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری وی۔ رادھا کے دستخط سے تقرری کے احکامات جاری کیے گئے۔ اس تبدیلی سے میونسپل انتظامیہ میں ہلچل مچ گئی ہے۔ اجے ویدیا کو 12 جولائی 2023 کو بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کمشنر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس عہدے پر تقریباً 17 ماہ کام کیا۔ بلدیہ میں من مانی کام کے بوجھ اور وسیع پیمانے پر کرپشن کی بازگشت انتظامیہ تک پہنچ رہی تھی۔ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کا چارج سنبھالنے کے بعد، انمول ساگر کو کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا، جن میں شہر کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا، ترقیاتی پروجیکٹوں کو تیز کرنا، بدعنوانی کو روکنا، ٹریفک اور غیر قانونی تعمیرات کے مسائل کو حل کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس تبدیلی کے بعد بھیونڈی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ میں افراتفری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انمول ساگر شہر کے مسائل کیسے حل کرتے ہیں اور کون سے نئے منصوبے نافذ کرتے ہیں۔ بھیونڈی کے شہریوں کو نئے کمشنر سے بہت زیادہ توقعات ہیں، خاص طور پر بدعنوانی، سڑکوں، پانی کی فراہمی، صفائی اور صحت کی خدمات میں بہتری کے حوالے سے۔ اب یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ وہ اپنے دور حکومت میں ان مسائل کو کیسے حل کرتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی کا خطاب

حیدر آباد: 11/فروری (پریس نوٹ) مرکزی مجلس فیضان ملتانیہ اور انتظامی کمیٹی مسجد حبیبہ کے حسن تعاون واشتراک سے بتاریخ 13/فبروری بروز جمعرات بعد نماز عشاء "محفل فضائل شب برات" کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے جس کی سرپرستی حضرت مولانا ابو الحامد شاہ سید عبد الرزاق حسینی القادری الملتانی المعروف سید منیر الدین حسینی حفظہ اللہ العالی سجادہ نشین درگاہ پیر قطب المشائخ حضرت شاہ سید پیر حسینی القادری الملتانی محقق امام پورہ شریف فرمائیں گے۔ پروفیسر مولانا ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی خلیفہ و جانشین دوم حضرت ابو العارف شاہ سید شفیع اللہ حسینی القادری الملتانی قدس سرہ العزیز (سابق سجادہ نشین درگاہ امام پورہ شریف) کا جامع مسجد حبیبہ قلی قطب شاہ نگر کالونی، ٹولی چوکی، ہفت گنبد روڈ میں بعنوان "دین اسلام میں کردار کی اہمیت" خطاب عام ہوگا۔ علاوہ ازیں مولانا سید شاہ عاقل حسینی القادری الملتانی (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) اور مولانا شیخ نعمان احمد القادری الملتانی کے مواعظ حسنہ ہوں گے۔ محفل کا آغاز جناب ابو العرفان شاہ سید احمد اللہ حسینی القادری الملتانی کی قرأت کلام اور جناب محمد سفیان نظامی کی نعت شریف سے ہوگا۔ اراکین کمیٹی مسجد حبیبہ اور داعی محفل مولانا ابو المحی سید شاہ صفی اللہ حسینی القادری الملتانی المعروف غوث پاشاہ نے عامۃ المسلمین بالخصوص نوجوانانِ ملت سے شرکت واستفادہ کی درخواست کی ہے۔

اردو یونیورسٹی میں مولانا رومی پر دوروزہ بین الاقوامی سمینار

حیدر آباد، 11 فروری (پریس نوٹ) شعبہ فارسی ومطالعات وسط ایشیا' مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں فارسی زبان کے معروف صوفی شاعر مولانا جلال الدین محمد رومی پر 13 اور 14 فروری ایک بین الاقوامی سمینار منعقد کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر سیدہ عصمت جہاں صدر شعبہ فارسی و مطالعات وسط ایشیا مانو وڈائریکٹر سمینار کے بموجب یہ بین الاقوامی سمینار خانہ فرہنگ جمہوریہ اسلامیہ ایران ممبئی کے اشتراک سے منعقد ہوگا۔ اس سمینار میں ایران، افغانستان، ترکی، تاجکستان، وغیرہ سے مہمان اور مقالہ نگار شرکت کر رہے ہیں۔ سمینار کا افتتاحی اجلاس 13 فروری کو 11 بجے دن سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا جس کی صدارت پدم شری پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ کریں گے۔ پروفیسر آذرمی دخت صفوی' صدر' کل ہند انجمن استادان فارسی، وسابق صدر شعبہ فارسی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کلیدی خطبہ پیش کریں گی۔ پروفیسر عزیز بانو' کنوینر سمینار نے اہل ذوق سے شرکت کی خواہش کی ہے۔

ہندوستانی مذہبی روایات کے تنوع کو سمجھنے کی ضرورت

مانو کے شعبہ تاریخ کے زیر اہتمام ہندوستان میں مذہبی روایات کی تفہیم پر سمینار

حیدر آباد، 11 فروری (پریس نوٹ) متفرق ہندوستانی مذہبی روایات کو مختلف زاویہ سے سمجھنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تمام مذہبی متون ہمیں مسائل اور اختلاف کو حل کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مہمان خصوصی راجیو نین' آئی ڈی ایس اے' دہلی نے آج دوروزہ قومی سمینار بعنوان "ہندوستان میں مذہبی روایات کی تفہیم" کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ سمینار شعبہ تاریخ 'مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد کیا جا رہا ہے۔ پدم شری پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی جبکہ پروفیسر رضی الدین عقیل' دہلی یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ مہمانِ خصوصی نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں تمام مورخین اور مفکرین کے لیے ایک بڑا چیلنج یہ ہیکہ موجودہ دور کے مذہبی اختلافات کو حل کیا جائے اور یہ کام صرف قومی سطح پر نہ ہو کر بین الاقوامی سطح پر ہونا چاہیے۔ مذہبی روایات کا علم بہت سے دنیاوی مسائل کا حل ہے۔ پروفیسر رضی الدین عقیل نے ہندوستان کے عہد وسطی کے حوالے سے مذہبی روایات کو واضح طور پر بیان کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ ماضی میں ہندو، عیسائی، بدھ اور دیگر مذاہب کے متون کا فارسی ترجمہ کیا گیا تاکہ اس وقت کہ ہندوستان کے بڑے مذاہب کی تعلیمات اور اور انکی روایات کو سمجھا جا سکے اور اس کے ذریعہ بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکے۔ ابو الفضل کے اکبر نامہ میں مذہب پر ہونے والے دلچسپ مباحث کو بیان کیا گیا، خاص طور پر مغل بادشاہ اکبر کے 'عبادت خانہ' میں ہونے والے مباحث کے لیے پھر مغل شہزادہ دارا شکوہ کی تصنیف مجمع البحرین میں صوفیت اور ویدانت کی روحانی روایات کے درمیان مشترکات کے تجزیے کو پیش کیا ساتھ ہی سترہویں صدی کی کتاب دبستان میں مذاہب کا حوالہ دیا گیا ہے، خاص طور پر مغلیہ ہندوستان میں رائج فلسفہ کی چند طاقتور روایات کو مجموعی طور پر پیش کیا، حکمرانوں، بیوروکریٹس، اور دانشوروں کی جانب سے مذہبی عقائد اور روایات کے تنوع کی تائید کرنے اور باہمی احترام پر مبنی مشترکہ بنیادوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اسلامی اور ہندو روایات سے وابستہ روایتی مذہبی عقائد پر تنقیدی نظر ڈالنے کے مسلسل اقدامات کو نمایاں کیا گیا۔ پروفیسر سید عید الحسن نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ تمام مذاہب کی تعلیمات بہتر ہوتی ہیں۔ مذاہب کی مختلف باتوں کو ہر زاویہ سے دیکھا جانا چاہیے۔ اسکی مثال شیخ الجامعہ نے عہد وسطی سے دی کہ دارا شکوہ اور مختلف صوفیوں نے اس چیز کو سمجھا اور اپنے مطابق اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی۔ شیخ الجامعہ نے مزید کہا کہ مخلوط ثقافت اور تمام مذاہب کے درمیان مباحث پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر رفیع اللہ اعظمی صدر شعبہ تاریخ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور افتتاحی اجلاس کی نظامت کی۔ ڈاکٹر کھانڈے پرویز احمد نے شکریہ ادا کیا۔ اس اجلاس میں ملک کے مشہور ومعروف تعلیمی وتحقیقی اداروں سے اساتذہ اسکالر اور دانشوروں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ڈراموں کا مجموعہ "چالیس بابا ایک چور" کی رسمِ رونمائی اور ڈراما "آٹزم" کی خوب صورت پیش کش

دہلی: 11/فروری (پریس ریلیز) ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی میں گولڈن جوبلی تقریبات کے موقع پر 10 فروری 2025 کو "ملاقات" کے عنوان کے تحت ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں ممتاز مہجری ادیب اور معروف ڈراما نگار جاوید دانش کے ڈراموں کا مجموعہ "چالیس بابا ایک چور II-" کی رسمِ اجرا عمل میں آیا۔ جاوید دانش کا نام اردو مہجری ڈراما نگاروں میں سرفہرست ہے۔ جاوید دانش تن تنہا صنفِ ڈراما کی دیار غیر میں آبیاری کر رہے ہیں۔ "ان کلاس ڈراما" کے ذریعے نئی نسل میں اردو سے دل چسپی پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کر رہے ہیں۔ کینیڈا میں درس وتدریس کے لیے "ہیریٹیج ٹیچنگ" کا نظام متعارف ہے جس کے تحت موصوف اردو زبان وتہذیب کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ موصوف نے اپنے خطاب میں مہجری ادب کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دیار غیر میں مہجری ادیبوں کے لیے متعدد مسائل ہیں۔

معذور افراد کی بہبود کے لیے ضلعی سالانہ منصوبے سے 1٪ فنڈ مختص

نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی اطلاع، حکومت نے سرکاری حکم نامہ جاری کردیا

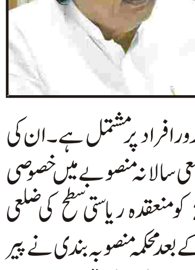

ممبئی: 11/فروری (آفتاب شیخ) مہاراشٹر حکومت نے معذور افراد کی فلاح وبہبود اور انہیں خود مختار بنانے کے لیے ایک اہم اقدام اٹھایا ہے۔ اب ہر سال ضلعی سالانہ منصوبہ (جنرل) 2025-26 کے تحت مختص کردہ فنڈز کا زیادہ سے زیادہ 1 فیصد معذور افراد کی فلاحی اسکیموں کے لیے مخصوص کیا جائے گا۔ اس فیصلے کا اعلان نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ ومنصوبہ بندی اجیت پوار نے کیا۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق، مہاراشٹر کی کل آبادی کا 2.63 فیصد حصہ معذور افراد پر مشتمل ہے۔ ان کی سماجی واقتصادی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ریاستی حکومت نے ضلعی سالانہ منصوبے میں خصوصی بجٹ مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ 5 فروری 2025 کو منعقدہ ریاستی سطح کی ضلعی سالانہ منصوبہ (جنرل) 2025-26 میٹنگ میں کیا گیا، جس کے بعد محکمہ منصوبہ بندی نے پیر کو اس حوالے سے سرکاری حکم نامہ جاری کیا۔ ضلعی سالانہ منصوبے (جنرل) کے تحت، 5 فیصد فنڈ نئی اسکیموں، پائیدار ترقیاتی اہداف، تشخیص، نگرانی اور ڈیٹا انٹری کے لیے مختص کیا گیا ہے، جبکہ 19 فیصد فنڈ مختلف انتظامی محکموں کی باقاعدہ اسکیموں کے لیے مخصوص ہے۔ اجیت پوار نے مزید کہا کہ "معذور افراد کی خود مختاری اور فلاح وبہبود" کے لیے مختص کیے گئے 1 فیصد فنڈز کے شفاف اور مؤثر استعمال کو یقینی بنانے کے لیے، محکمہ منصوبہ بندی اور محکمہ خزانہ کی منظوری سے محکمہ بہبودِ معذوراں کی جانب سے واضح احکامات جاری کیے جائیں گے۔ ریاستی حکومت کے اس فیصلے سے معذور افراد کی ترقی اور فلاح وبہبود کو مزید تقویت ملے گی اور انہیں سماج کے مرکزی دھارے میں شامل کرنے میں مدد حاصل ہوگی۔

"استحیا" بدلتی دنیا میں حیاء اور اخلاقی زندگی کی بحالی کی تحریک

اردھاپور: 12 فروری: موجودہ دور میں بڑھتے ہوئے اخلاقی اور سماجی چیلنجز کے پیش نظر، ایس آئی او اردھاپور نے ایک مہم بعنوان استحیا: (حیا کرنے والے) ۱۰ تا ۲۲ فروری ۲۰۲۵ منانے کا فیصلہ کیا ہے اس مہم کا مقصد حیاء، اخلاقی اقدار، اور بامقصد زندگی کے فروغ کے لیے ایک تعمیری مکالمے کا آغاز کرنا ہے۔ آج کے معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی، نوجوانوں کی بے سمتی، اور غیر اخلاقی رویوں کے معمول بن جانے کے باعث استحیا ایک مثبت اور تعمیری حل پیش کرتی ہے۔ یہ محض ایک مہم نہیں بلکہ ایک تحریک ہے جو افراد کو ان کے اصل مقصد کی طرف لوٹنے، بلند اخلاقی کردار اپنانے، اور ایک صحت مند اور باوقار معاشرے کے قیام کے لیے کام کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

استحیا مہم کے اہم مقاصد:

مقصدِ حیات سے جُڑنا افراد کو مادی خواہشات اور فوری تسکین سے بالاتر ہو کر زندگی کے حقیقی مقصد کو دوبارہ دریافت کرنے میں مدد دینا۔ اخلاقی احیاء ایسے اصولوں اور اقدار کو فروغ دینا جو دیانت، حیا، اور ذمہ دارانہ طرزِ زندگی کو تقویت بخشیں۔ معاشرتی تشکیل خاندانوں، اساتذہ، اور رہنماؤں کو معاشرے میں عزت واحترام اور خودداری کی فضا قائم کرنے کے لیے متحرک کرنا۔ منفی اثرات کا سدِّ باب سوشل میڈیا، غیر اخلاقی رجحانات، اور معاشرتی بگاڑ کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالنا جو نوجوانوں کی اخلاقی بنیادوں کو متزلزل کر رہے ہیں۔ مددگار نظام کی تشکیل افراد کے لیے ایک ایسا ماحول فراہم کرنا جہاں وہ راہنمائی، تربیت، اور اخلاقی ترقی کے لیے مدد حاصل کر سکیں۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ آج کے دور کے پیچیدہ سماجی مسائل کو سطحی طور پر نہیں بلکہ گہرائی سے سمجھنے اور ان کا حل نکالنے کی ضرورت ہے۔ تنقید کے بجائے، یہ مہم جدید دور کے اخلاقی بحران کا حقیقت پسندانہ اور قابلِ عمل حل فراہم کرتی ہے۔ علمی مباحثوں، تعلیمی منصوبوں، اور سماجی سرگرمیوں کے ذریعے استحیا ایک مثبت تبدیلی کا پیغام دے رہی ہے۔ یہ ہر فرد کو دعوت دیتی ہے کہ وہ خود احتسابی کرے، اپنی اصلاح کرے، اور ایک بامقصد اور باحیاء زندگی کے قیام میں اپنا کردار ادا کرے۔

رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول میں دہم جماعت کے طلبہ کی الوداعی تقریب "زادِ راہ" کا انعقاد

ماہر تعلیم اور ماہر نفسیات ڈاکٹر سام نیوٹن نے کلیدی مقرر کی حیثیت سے تقریباً پانچ سو طلبہ سے ترغیبی خطاب کیا

بھیونڈی: 11/فروری (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر میں لڑکوں کی تعلیم کے معروف ادارے رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول میں نہم جماعت کے طلبہ کی جانب سے ایس ایس سی امتحان فروری 2025 میں شرکت کرنے والے طلبہ کے لئے ایک شاندار الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اسکول ہذا کے سربراہ پرنسپل محمد شبیر فاروقی کے ذریعہ ترتیب دیئے گئے اس خاص تربیتی پروگرام کو "زادِ راہ" کے عنوان سے ہر سال منعقد کیا جاتا ہے جس میں امسال کلیدی مقرر کے طور پر ماہر تعلیم اور ترغیب کار ڈاکٹر سام نیوٹن نے شرکت فرمائی۔ اسکول کمیٹی کے چیئرمین نوح خلیل پٹیل بھی اس پروگرام میں خاص طور سے موجود تھے۔ پروگرام کی غرض وغایت سربراہ ادارہ محمد شبیر فاروقی نے بیان کی۔ دہم جماعت کے منتخبہ طلبہ نے اسکول اور اساتذہ کے متعلق اپنے جذبات و احساسات بیان کئے اور اپنی معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ بہترین تربیت کے لئے ہیڈ ماسٹر و اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر سام نیوٹن نے بچوں سے کہا کہ "جس نے وقت گنوا دیا، اس نے سب کچھ کھو دیا۔ اس لیے اپنے کل کو شاندار بنانے کے لئے اپنے آج کے وقت کا صحیح استعمال کریں۔" پروگرام میں نہم دہم جماعتوں کے تقریبا 500 طلبہ شریک تھے۔ قبل ازیں دہم کے طالب علم حافظ ابو سعد نے تلاوت کلام پاک سے پروگرام کی ابتداء کی۔ مہمان خصوصی کا تعارف واستقبال شفیع پٹیل سر نے انجام دیا۔ پروگرام کی نظامت بہترین انداز میں اسکول کے فعال معلم ظفر عالم خان جامعی نے انجام دی۔ پروگرام کے انعقاد میں معاون ہیڈ ماسٹر شفیع پٹیل، سپروائزر فہیم پٹیل، نہم و دہم جماعتوں کے کلاس ٹیچرس اور تمام معلمین ومعلمات اور دیگر کارکنان کا عملی تعاون شامل رہا۔

زینب سلطانہ کی ڈاکٹر عبد الکلام جونیر سائنٹسٹ مقابلہ میں نمایاں کامیابی

24 کریٹ گولڈ میڈل حاصل، آل انڈیا میں آٹھواں رینک

اکولہ: 11/فروری (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ شہر کی ضلع پریشد ساوتری بائی پھلے ہائی اسکول کی ہفتم جماعت کی طالبہ زینب سلطانہ شکیل اطہر نے ڈاکٹر عبد الکلام جونیر سائنٹسٹ مقابلہ جاتی امتحان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آل انڈیا سطح پر آٹھواں رینک حاصل کیا اور 24 کریٹ گولڈ میڈل اپنے نام کیا یہ مقابلہ اقراء اکیڈمی آف ایکسیلنس، اکولہ کی جانب سے تعلیمی سال 2024-25 کے لیے منعقد کیا گیا تھا، جس میں ملک بھر سے طلبہ نے شرکت کی۔ اس امتحان میں 25 بہترین طلبہ کو ڈاکٹر کلام گولڈ میڈل سے نوازا گیا، جن میں زینب سلطانہ بھی شامل ہیں۔ انہوں نے 100 میں سے 83 نمبرات حاصل کیے اور اپنی ذہانت ومحنت کا ثبوت دیا۔ زینب سلطانہ کی اس نمایاں کامیابی پر ضلع پریشد ساوتری بائی پھلے ہائی اسکول میں ایک اعزازی تقریب منعقد کی گئی، جس کی صدارت اسکول کی صدر معلمہ ڈاکٹر فاریحہ خان نے کی، جب کہ اقراء اکیڈمی آف ایکسیلنس، اکولہ کے ڈائریکٹر انجینئر شکیل نے خصوصی شرکت کی اور کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ واضح رہے کہ اقراء اکیڈمی آف ایکسیلنس، اکولہ ہر سال ڈاکٹر عبد الکلام جونیر سائنٹسٹ مقابلہ جاتی امتحان کا انعقاد کرتی ہے، جس کا مقصد طلبہ میں سائنسی شعور بیدار کرنا اور ان کی صلاحیتوں کو نکھارنا ہے۔ زینب سلطانہ کی اس کامیابی پر اسکول کے اساتذہ، والدین اور معززین شہر نے انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔

ضلع کلکٹر کی پہلی ہی ملاقات میں غیر قانونی سرگرمیوں پر کارروائی

بارہویں کے امتحانی مراکز کا معائنہ نقل فراہم کرنے والے آٹھ افراد پر پولیس کیس

تین ملازمین کے خلاف مقدمات درج کرنے کے احکام، تین امتحانی مرکز کے انچارج اور ۸ نگران کو وجہ بتاؤ نوٹس

ناندیڑ ضلع کلکٹر دیہی علاقہ میں ایک امتحانی مرکز کا معائنہ کرتے ہوئے

ناندیڑ: 11 / فروری: (ورق تازہ نیوز) ڈسٹرکٹ کلکٹر راہول کڈیلے نے جوائن کرنے کے بعد پہلی ہی کارروائی بارہویں جماعت کے امتحانات کے دوران غیر قانونی سرگرمیاں پائے جانے پر کی ہے۔ انہوں نے تین ملازمین کے خلاف مقدمات درج کرنے کے احکام دیے ہیں جو امتحانی مراکز میں غیر قانونی طور پر موجود تھے۔ اس کے علاوہ نقل فراہم کرنے والے افراد پر مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ ناندیڑ ضلع کے کسی بھی امتحانی مرکز پر نقل کرنے والوں کی اجازت نہ دی جائے اور پولیس کو سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تعلیمی محکمہ کو ضروری سہولتیں فراہم کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ کلکٹر راہول کڈیلے نے آج کندھار تعلقہ کے مختلف امتحانی مراکز کا دورہ کیا۔ اس دوران امتحانات کے لئے ضروری سہولتیں موجود نہیں تھیں۔ ان کے ساتھ سیکنڈری ایجوکیشن آفیسر مادھو سالگر موجود تھے۔ انہوں نے اس پر سنگین اعتراضات اٹھائے اور تعلیمی افسران کو دوران ملاقات فوری وجہ بتاؤ نوٹس دینے کی ہدایت دی۔ نوٹس دیے گئے امتحانی مراکز میں بھیما شنکر ہائی اسکول، شراڈون، تعلقہ کندھار، شری گووندراو پاٹل ہائی اسکول، چکھلی تعلقہ کندھار، نیتا جی سبھاش چندر ہائی اسکول، پان بھوسی تعلقہ کندھار شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امتحانی مراکز میں بلا اجازت موجود تین اساتذہ اور غیر تدریسی ملازمین پر مقدمات درج کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ان میں نیتا جی سبھاش چندر بوس جونیئر کالج پان بھوسی سے مسز دہی ہنڈے گاولی، مسز ایم اے خان، کلرک اے یو شیخ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امتحانات کے دوران نقل کرنے میں مدد کرنے والے باہر کے افراد سرینواس ارجن بھوسے واد، پرناو انیل ٹوپے، گنپت جلوا گائیکواڑ، دستگیر خمار الدین، شواجی نرائن کدم، رائے چکھلی پر بھارتی سیول سیکیورٹی ایکٹ کی دفعہ 126 کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ عثمان نگر پولیس اسٹیشن میں یہ کارروائی کی گئی اور پولیس سب انسپکٹر گجانن گاڈیکر نے اس سلسلے میں مقدمات درج کیے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈی جی کھرات، ایس ایس نرنگلے، سی ڈی سونٹکے، ایس جی پاٹل، اے ایس جوگڈ، ایم جی کاملے، ایس ایم کندر، ایس بی گائیکواڈ جیسے آٹھ نگرانوں پر کلاس روم میں خود شناختی کارڈ نہ پہننے، بیٹھنے کی ترتیب کی طرف عدم توجہ اور ضروری چیکنگ نہ کرنے پر وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ ضلع میں بارہویں جماعت کے امتحانات شروع ہوتے وقت واضح ہدایات دی جاتی ہیں کہ امتحانی مرکز کے انچارج طلباء کے لئے کون سی سہولیات فراہم کریں۔ بیٹھنے کی ترتیب اچھی رکھی جائے۔ حفاظت کے لئے دیوار نہ ہونے والے مقامات پر چوکس رہیں۔ باہر کے افراد اندر نہ آئیں، اس کا خیال رکھیں۔ امتحانی مرکز کے اردگرد غیر مجاز افراد کی موجودگی نہ ہو۔ نقل فراہم کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جائے۔ امتحانی مرکز کے علاقے میں سی سی ٹی وی کو فعال رکھا جائے۔ مارشل ٹیم اور بیٹھنے والی ٹیم زیادہ فعال رہیں۔ لیکن کئی جگہوں پر غیر منظم صورتحال پائی گئی۔ اسی لئے فوری طور پر تمام متعلقہ افراد پر آج کے آج کارروائی کی گئی ہے۔

آگے کے امتحانات کے لئے انتظامات کریں: طلباء کے لئے امتحانات دیتے وقت کون سی سہولیات ہونی چاہئیں، بیٹھنے کی ترتیب، ڈیسک بینچ کی دستیابی، پانی کی دستیابی، صفائی کی حالت، غیر ضروری افراد کی غیر موجودگی، امتحانی مرکز کے باہر جماعت کی غیر موجودگی پر سخت ہدایات دی گئی ہیں۔ آگے کے امتحانات کے وقت ڈسٹرکٹ کلکٹر دوبارہ دورہ کریں گے اور ضروری اقدامات کرنے کے احکام دیے گئے ہیں۔

مارشل ٹیموں پر بھی کارروائی ہوگی: ضلع میں مارشل ٹیموں کی تقرری کی گئی ہے اور ان کی فعالیت ظاہر ہونی چاہئے۔ یہ ٹیمیں صرف تقرری کے لئے نہیں ہیں بلکہ کی جانے والی کارروائی کی فوری رپورٹنگ ہونی چاہئے، ورنہ اگلے امتحان کے وقت جہاں ایسی غیر منظم صورتحال ہوگی، اس علاقے کے تمام متعلقہ افراد پر کارروائی ہوگی۔ اسی طرح آگے کے امتحانات سے پہلے تمام انتظامات کو یقینی بنانے کے احکام ڈسٹرکٹ کلکٹر نے دیے ہیں۔ ناندیڑ ضلع میں آج سے 107 امتحانی مراکز پر بارہویں جماعت کے امتحانات شروع ہوئے ہیں۔ آج انگریزی کے امتحان میں 41,898 میں سے 40,950 طلباء نے امتحان دیا۔ حاضری 97.52 فیصد تھی۔ اس پس منظر میں ضلع میں امتحانات کو منظم اور پرامن طریقے سے مکمل کرنے کے لئے سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔

شہر میں مزید ایک نیا تحصیل دفتر اور بس اسٹینڈ قائم کرنے کی ضرورت

ایم ایل اے بالاجی کلیانکر نے نائب وزیر اعلیٰ شندے کو تجاویز پیش کیں

छायाचित्र नरेंद्र गडप्पा

ناندیڑ: 11 / فروری: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کی وسعت کو بڑھانے اور دیہی علاقوں میں کسانوں کے کام کو تیز کرنے کے لیے ناندیڑ میں دو تحصیلیں اور دو بس اسٹیشن قائم کیے جانے سمیت کئی مطالبات ہیں۔ اس ضمن میں ناندیڑ حلقہ اسمبلی شمال کے ایم ایل اے بالاجی راؤ کلیانکر نے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شنڈے کے دورہ ناندیڑ کے موقع پر انہیں اپنی مختلف تجاویز پیش کیں۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے حال ہی میں اظہار تشکر یاترا کے لیے ناندیڑ آئے تھے۔ اس جلسہ عام میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ناندیڑ شمال ودھان سبھا حلقہ کے بالاجی راؤ کلیانکر نے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی وجہ سے ہی ناندیڑ شمال اسمبلی حلقہ میں ترقی ہو رہی ہے۔ کروڑوں روپے کے کام کیے جا چکے ہیں۔ شہر اور دیہی سڑکوں کو ترقی دی جا سکتی ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ پانی کی فراہمی کے مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے اور ہم ان تمام کاموں کے لیے عوامی طور پر نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کا شکریہ ادا کرتے ہیں، انھوں نے ناندیڑ شہر بشمول ناندیڑ شمالی اسمبلی حلقہ کی مجموعی ترقی کے لیے کئی مطالبات کیے ہیں۔ اس کے علاوہ شہر کی وسعت کو دیکھتے ہوئے شہر میں مزید یک نیا تحصیل دفتر اور مزید ایک نیا بس اسٹینڈ قائم کرنے کی تجویز بھی رکھی ہے تاکہ حلقہ شمال کے عوام کو انکے کاموں کیلئے مزید آسانی ہو سکے۔

مدرسہ البنات فاطمہ زہرا کے جشن ردا پوشی کا روح پرور انعقاد

ناندیڑ: (راست) بتاریخ 9-فروری بروز پیر بعد نماز ظہر انور گارڈن حیدر باغ دیگلور ناکہ ناندیڑ میں مدرسہ البنات فاطمہ زہرا ناندیڑ کا سالانہ جلسہ جشن ردا پوشی کا تلاوت قرآن مجید سے آغاز عمل میں آیا محترمہ عالمہ صوفیہ فاطمہ وتنویر فاطمہ صاحبہ نے نعت رسول مقبول پیش فرماء محترمہ عالمہ فاضلہ صبا ارم رضویہ نے مختصر خطاب فرمایا عالمہ فاضلہ صبا فاطمہ صاحبہ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے محترمہ کوثر باجی صاحبہ نے بھی مدرسہ فاطمہ زہرا کی تعلیمی سرگرمیوں سے خواتین کو واقف فرمایا اخیر میں خصوصی مقررہ محترمہ عالمہ فاضلہ حسنی باجی صاحبہ (نائب صدر معلمہ جامعہ رضویہ للبنات اورنگ آباد) نے تعلیم وتربیت کے حوالے سے بہت ہی پر مغز خطاب فرمایا اور خواتین کو دین اسلام پر مضبوطی قائم رہنے کی تاکید فرمائی بعدہ امسال مدرسہ سے فارغ ہونے والی سات بچیوں کی ردا پوشی پوشی وگلپوشی کی گ ء اور انہیں سند سے نوازا گی جناب۔ حاجی اقبال صاحب عثمان میڈیکل والے جناب پاشاہ بھاء گتے دار حاجی اسلم وندھانی اکولہ والے حاجی دلاور بھاء ٹھیکیہ سید ولی الدین بھاء میکانک شاہ محمد بھاء یوپی والے سید شیر علی صاحب سابقہ کونسلر آصف بھاء عمر ٹورس والے عامر بھاء کوئینس کلیکشن والے الحاج جیلانی صاحب رضوی ہنگولی گیٹ و دیگر حضرات کی جانب سے فارغ طالبات کو کتابوں اور نقد انعامات کے علاوہ ڈریس تحفے میں دیئے گئے۔ اخیر میں صلاۃ وسلام ودعاء کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہونچا پروگرام کے تعاون جناب انور سر انور گارڈن والے جناب سید محمود علی صاحب جناب الحاج لطیف الدین صاحب حاجی جاوید صاحب رضوی حبیب بھاء اشرفی وغیرہ کا خصوصی تعاون رہا۔

27 سال بعد دہلی میں بی جے پی کی واپسی، ساتھ ہی کابینہ سے مسلم وزیر کا بھی خاتمہ!

نئی دہلی: دہلی میں 27 سال کے طویل عرصے بعد اقتدار میں آ کر بی جے پی نے سکون کی سانس لی ہے۔ وہیں گزشتہ 27 سال میں ایسا پہلی دفعہ ہوگا کہ دہلی اسمبلی میں کوئی مسلم وزیر نظر نہیں آئے گا۔ کیونکہ حالیہ اختتام پذیر انتخاب میں برسر اقتدار عام آدمی پارٹی کو شکست دینے والی بی جے پی کے 48 اراکین اسمبلی میں کوئی بھی مسلم چہرہ نہیں ہے۔ دراصل بی جے پی عام طور پر مسلمانوں کو پارٹی کا امیدوار نہیں بناتی، ایسے میں بی جے پی سے کسی مسلم کا اسمبلی میں پہنچنا ممکن ہی نہیں۔ گزشتہ 27 سالوں میں کانگریس اور آپ کی حکومتیں دہلی میں تشکیل پائیں، اور دونوں ہی پارٹیوں نے کسی نہ کسی مسلم چہرہ کو وزیر ضرور بنایا۔ کانگریس کی شیلا دکشت کی 15 سالہ دور حکومت میں مسلم طبقہ سے ہارون یوسف وزیر رہے۔ وہیں عام آدمی پارٹی کی حکومت میں بھی مسلم طبقہ سے وزیر بنائے گئے۔ عآپ کی حکومت میں عمران حسین کو وزیر بنایا گیا تھا۔ کانگریس اور عام آدمی پارٹی دونوں نے اقلیتی طبقہ کو راغب کرنے کے لیے اپنی حکومت میں مسلم چہرے کو جگہ دی۔ لیکن اب بی جے پی کی حکومت میں کوئی بھی مسلم چہرہ نظر نہیں آئے گا۔ ایسے میں بڑا سوال یہ ہے کہ اقلیتوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لیے بی جے پی کون سا راستہ نکالے گی۔ قوی امکان ہے کہ بی جے پی پنجابی یا سکھ طبقہ سے کسی کو وزیر بنائے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق بی جے پی دہلی کے اقلیتی طبقہ سے آنے والے منجندر سنگھ سرسا، راج کمار بھاٹیا، ہریش کھرانہ، تروبندر سنگھ مارواہ یا پھر اروندر سنگھ لولی کو کابینہ میں جگہ دے سکتی ہے۔ بی جے پی نے 1993 سے 1998 کے اپنے دور حکومت میں پنجابی یا سکھ طبقے سے جیت کر آنے والے کو کابینہ میں جگہ دی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ 1993 میں بی جے پی کو دہلی اسمبلی انتخاب میں 49 سیٹیں حاصل ہوئی تھیں۔ اس دوران پارٹی نے مدن لال کھرانہ کو وزیر اعلیٰ بنایا تھا۔ مدن لال کھرانہ کی قیادت والی حکومت میں صاحب سنگھ ورما، جگدیش مکھی، ہرشن سنگھ بلّی، سریندر پال راتاول، لال بہاری تیواری اور ہرش وردھن کو وزیر بنایا گیا تھا۔ کچھ وقت بعد وزیر اعلیٰ کا چہرہ بدلنے کے بعد راجیندر گپتا کو کابینہ میں شامل کیا گیا۔ اس دوران دیویندر سنگھ شوقین کو بھی وزیر بنایا گیا تھا۔ 1998 کے بعد قومی راجدھانی سے بی جے پی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اس کے بعد کانگریس اور پھر عام آدمی پارٹی نے یکے بعد دیگرے دہلی پر حکومت کی۔

ایلون مسک اور آلٹ مین کے درمیان زبانی جنگ،

'اوپن اے آئی' اور 'ایکس' کی خریداری کی پیشکشیں

ڈونالڈ ٹرمپ اور ایلون مسک دو ایسی شخصیتیں ہیں جنہوں نے اپنے فیصلوں اور اعلانات سے اس وقت دنیا بھر میں ہلچل پیدا کر رکھی ہے۔ اب ایک اور نئی زبانی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اسپیس ایکس اور 'ایکس' جیسی کمپنیوں کے مالک اور دنیا کے امیر ترین انسان ایلون مسک نے چیٹ جی پی ٹی میکر اوپن اے آئی کو خریدنے کی بات کہہ دی ہے۔ مسک نے پلیٹ فارم کو خریدنے کے لیے 97?4 بلین ڈالر دینے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ یہ پیشکش مسک کے وکیل مارک ٹوبے راف کے توسط سے پیر کو اوپن اے آئی کے بورڈ کے سامنے رکھی گئی۔ اس آفر پر اوپن اے آئی کے سی ای او سیم آلٹ مین نے بھی زبردست رد عمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے بھی ایلون مسک کو ایک ڈیل آفر کر دی، جس سے دونوں کے درمیان پھر سے تیکھی نوک جھونک شروع ہو گئی ہے۔ 'دی وال اسٹریٹ جرنل' کے مطابق ایلون مسک 97.4 بلین ڈالر کی رقم ادا کر کے اوپن اے آئی کو خریدنا چاہتے ہیں۔ ان کی طرف سے اوپن اے آئی بورڈ کے سامنے یہ پیشکش کی گئی ہے۔ مسک کے انویسٹمنٹ گروپ کی طرف سے چیٹ جی پی ٹی میکر کو آفیشلی یہ آفر دیا گیا۔ حالانکہ اوپن اے آئی نے اس آفر کو یکسر خارج کر دیا۔ سیم آلٹ مین نے مسک کے آفر کو خارج کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا، "نہیں، شکریہ، لیکن اگر آپ چاہیں تو ہم ایکس (سابق ٹوئٹر) کو 9.74 بلین ڈالر میں خرید لیں گے۔" آلٹ مین کے جواب میں مسک نے پھر رد عمل ظاہر کیا۔ انہوں نے آلٹ مین کو دھوکہ باز بتایا اور اسے 'اسکیم آلٹ مین' کا نام دیا۔ رپورٹ کے مطابق مسک کے اس آفر کا ایکس اے آئی کے ساتھ ساتھ ویلورا ایکویٹی پارٹنرس، بیرن کیپٹل، ایٹ رائڈس مینجمنٹ، وی کیپٹل اور انڈیور کے سی ای او اری ایمانوئل سمیت کئی سرمایہ کار حمایت کر رہے ہیں۔ واضح ہو کہ مسک اوپن اے آئی کے فاو? نڈنگ ممبر رہے ہیں۔ مسک نے 2015 میں آلٹ مین کے ساتھ مل کر اوپن اے آئی کا قیام عمل میں لایا تھا، جو 2019 میں مسک کی کمپنی کو چھوڑنے سے پہلے ایک نان-پرافٹ آرگنائزیشن تھی۔ اس سے الگ ہونے کے بعد مسک کئی بار اس پر سوال کھڑے کر چکے ہیں۔

محفوظ انٹرنیٹ ڈے منایا گیا

ڈیجیٹل سیکیورٹی اور ذمہ داری کی طرف ایک قدم

ناندیڑ: 11 / فروری: (ورق تازہ نیوز) آج محفوظ انٹرنیٹ ڈے کو ناندیڑ کے سرکاری ٹیکنیکل کالج کے انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈپارٹمنٹ میں بڑے جوش وخروش سے منایا گیا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد طلباء میں محفوظ انٹرنیٹ استعمال، سائبر سیکیورٹی، اور ذمہ داری کے ساتھ ڈیجیٹل رویہ کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس پروگرام میں اہم مقرر کے طور پر ایڈیشنل ضلع انفارمیشن سائنس آفیسر پردیپ ڈومنے موجود تھے۔ اس موقع پر انہوں نے طلباء کو انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کے بارے میں رہنمائی دی۔ لیکچر میں انہوں نے سائبر جرائم، فشنگ حملے، آن لائن فراڈ، محفوظ پاس ورڈ مینجمنٹ اور ڈیجیٹل صفائی (Hygiene Digital) کی بنیادی چیزوں پر تفصیلی بحث کی۔ نیز ڈیجیٹل میڈیا کے ذمہ داری سے اور محفوظ طریقے سے استعمال کرنے کے بارے میں مفید معلومات فراہم کیں۔ طلباء نے اس لیکچر میں بڑے پیمانے پر شرکت کی اور اپنی روزمرہ زندگی میں انٹرنیٹ کے استعمال کے بارے میں مختلف سوالات پوچھے۔ انہیں سائبر سیکیورٹی سے معلومات فراہم کی گئیں۔ ضلع انتظامیہ آفس، ناندیڑ میں بھی محفوظ انٹرنیٹ ڈے کے موقع پر عوامی بیداری کے لیے ایک خاص ڈیش بورڈ نمائش کے لیے پیش کیا گیا۔ اس ڈیش بورڈ کے ذریعے شہریوں کو ڈیجیٹل سیکیورٹی کے مختلف اقدامات، سائبر حملوں سے بچاؤ کے طریقے اور محفوظ انٹرنیٹ ٹرانزیکشنز کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ ڈیش بورڈ پر نمائش میں موجود ویڈیوز اور تصاویر شہریوں کے لیے انتہائی معلوماتی ثابت ہوئیں۔ اس میں ڈیجیٹل خواندگی، سائبر جرائم سے بچاؤ، اور انٹرنیٹ سیکیورٹی بڑھانے والی دستاویزی فلمیں شامل تھیں۔ اس اقدام کی بدولت شہریوں کو فراڈ لنکس کی شناخت کے طریقے، محفوظ پاس ورڈز استعمال کرنے کی ضرورت اور آن لائن ٹرانزیکشنز کرتے وقت احتیاطی تدابیر جیسی اہم باتیں سمجھنے میں مدد ملی۔

پروگرام کے اہداف اور نتائج: اس پروگرام کے ذریعے طلباء کے ساتھ شہریوں کو سائبر سیکیورٹی کی پالیسیوں اور ڈیجیٹل آلات کو ذمہ داری سے استعمال کرنے کے بارے میں بیداری ملی۔ انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال اور اس کے ساتھ بڑھتے ہوئے سائبر جرائم کو دیکھتے ہوئے، ہر کسی کے لیے اپنی ڈیجیٹل سیکیورٹی کے بارے میں چوکنا رہنا انتہائی اہم ہے۔

بنیادی اہداف: - انٹرنیٹ سیکیورٹی: سائبر جرائم، فراڈ، فشنگ، میلویئر وغیرہ سے بچاؤ کے لیے بیداری پیدا کرنا۔ رازداری کا تحفظ: ذاتی معلومات کو محفوظ رکھنے کے لیے ضروری اقدامات کی معلومات دینا۔ ڈیجیٹل ذمہ داری: انٹرنیٹ کا ذمہ داری سے استعمال اور مناسب آن لائن رویے کی تعلیم دینا۔ سائبر دھمکی اور فراڈ سے بچاؤ: آن لائن ہراساں کرنے اور فراڈ کے خلاف بیداری پیدا کرنا۔ ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال: انٹرنیٹ کا تعلیم، تحقیق، اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے استعمال پر زور دینا۔

گوداوری ندی سے نامعلوم نوجوان کی نعش دستیاب

جیور کشک دل کے نوجوانوں نے نعش کو باہر نکالا

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر میں پرانا کوٹھا کے روی نگر کے قریب گوداوری ندی سے اج دو بجے جیو رکشک دل کے والینٹرس نے ایک نامعلوم نوجوان کی نعش کو پانی سے باہر نکالا ہے جس کی عمر 20 سال کے درمیان بتائی جا رہی ہے۔ اسکی نعش کوٹھا گھاٹ بندھارے کے پاس تھی۔ نعش کو گوورد ھن گھاٹ لاکر دیہی پولیس اسٹیشن کے سپرد کیا گیا۔ اس طرح کی اطلاع جیور کشک دل کے صدر نور پہلوان نے دی ہے۔

بہار: ہند-نیپال سرحد بندی کی گڑبڑی جلد دور کرنے کی تیاری،

سروے کے بعد پھر سے لگائے جائیں گے بارڈر پیلر

نئی دہلی: بہار میں ہند-نیپال کی سرحد بندی سے متعلق گڑبڑیوں کو دور کرنے کی تیاریاں زوروں پر ہیں۔ اس کے لیے سروے کر کے ہند-نیپال سرحد سے جگہ جگہ غائب ہوئے بارڈر پیلر پھر سے لگائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ سرحد کے آس پاس 'نومینس لینڈ' میں تجاوزات پر بھی موثر

کارروائی کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ واضح ہو کہ ہند-نیپال سرحد کی لمبائی تقریباً 633 کلومیٹر ہے۔ دراصل گزشتہ دنوں ہند-نیپال سرحد کے تحفظ کو لے کر لکھنو? میں اعلیٰ افسروں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ اس میں نیپال سرحد پر بن رہی سڑک اور سرحد تحفظ کو لے کر کئی نکات پر بات چیت ہوئی۔ اس میٹنگ میں بہار کے چیف سکریٹری امرت لال مینا، ڈی جی پی ونئے کمار کے ساتھ ہی ایس ایس بی کے پٹنہ فرنٹیئر کے انسپکٹر جنرل نیر حسنین خان نے بھی شرکت کی تھی۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ گزشتہ کچھ سالوں میں گنڈک سمیت ادھوارا گروپ کی ندیوں کے بہاو? میں تبدیلی، آفات اور دیگر وجوہات سے کئی علاقوں کی سرحد بندی بدل گئی ہے یا غیر واضح ہو گئی ہے۔ اس میں بگہا کے سستا اور نرسہی علاقے کی بات بھی اٹھی جو کئی سال پہلے بہاو? بدلنے کی وجہ سے نیپال میں چلے گئے تھے اور اب وہاں نیپال نے سڑک-پل وغیرہ کی تعمیر بھی شروع کر دی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دیگر چھوٹے مقام بھی ہیں جن کی سرحد بندی تبدیل ہو گئی ہے۔ ان دونوں علاقوں کی سرحد بندی کو لے کر دونوں ملکوں کی وزارت خارجہ سطح کی میٹنگ ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ اعلیٰ افسروں نے اس کو دیکھتے ہوئے احتیاطاً ہند-نیپال سرحد کو طے کرنے والے بارڈر پیلر کو درست رکھنے کی ہدایت دی ہے تاکہ دونوں ملکوں کی سرحد کا فرق پوری طرح سے واضح ہو سکے۔ اس کام میں مقامی ضلع انتظامیہ کے ساتھ ایس ایس بی کی ٹیم بھی شامل ہوگی۔ پورے سرحد پر مکمل چوکسی کے لیے ایس ایس بی کی 13 بٹالین کی تعیناتی بھی کی گئی ہے۔

غیر مسلم نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا تھا: ڈاکٹر فاروقی

سرینگر: درگاہ حضرت بل کے سابق امام وخطیب مفتی کمال الدین فاروقی کا کہنا ہے کہ عدالت میں اسلام قبول کرنے والے شخص کی طرف سے بیان قلمبند کروایا گیا کہ اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی گئی اور اُس نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا ہے لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ وہ مجھے درگاہ کے امام وخطیب کے طور پر جلد از جلد بحال کرے۔ سابق امام وخطیب کے مطابق وقف بورڈ کو جلد از جلد پرانے آرڈر کو کالعدم قرار دیکر مجھ سے گزارش کرنی چاہئے کہ آپ نماز جمعہ پر درگاہ حضرت بل میں امام وخطیب کے فرائض انجام دیں۔

میں مچھلی نہیں کھاتا: اوم برلا

نئی دہلی: لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے منگل کو ایوان میں سوال کے وقت بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ راجیو پرتاپ روڈی کے اس تبصرہ کے جواب میں کہا کہ وہ مچھلی نہیں کھاتے اور سبزی خور ہیں۔ ایوان میں ماہی پروری، حیوانات اور ڈیری کی وزارت سے متعلق ضمنی سوالات پوچھتے ہوئے روڈی نے کہا کہ ملک میں 95 کروڑ لوگ مچھلی کھاتے ہیں اور ایک کروڑ لوگ مچھلی کی پیداوار اور ماہی گیری سے وابستہ ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔